

پنجاب اور صوبہ ہند کے مسلمان

خدا تبارک و تعالیٰ سے ملنے سے ہرگز صوبہ پنجاب اور صوبہ ہند میں
 ہی مسلمانوں کی اتنی بڑی آبادی ہے کہ اگر سرکاروں ہر قصبہ اور
 ہر شہر کے مسلمان تھوڑی سے تھوڑی رقم نہیں فراہم کر کے ہر ماہ
 آل انڈیا کونسل کی کمیٹی کو بھیجتے رہیں۔ اس کی مجموعی تعداد بہت کافی
 ہو سکتی ہے۔ اس وقت جو مشکلات درپیش ہیں۔ نہ صرف وہ دور
 ہو سکتی ہیں۔ بلکہ جدوجہد کی رفتار بہت تیز کی جا سکتی ہے۔ اور کامیابی
 بہت قریب آ سکتی ہے۔ پس ضرورت یہ ہے کہ ہر جگہ کے درہندہ استقامت
 اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ اور دوسرے مسلمانوں کو مسلمانان
 کشمیر کی حالت زار سے آگاہ کر کے ان کی مالی امداد کی ضرورت
 اور اہمیت سے آگاہ کریں۔ اگر ہر مقام پر ایسے لوگ کھڑے ہو جائیں
 اور وہ عزم کر لیں۔ مسلمانان کشمیر کی امداد کے لئے ہر مسلمان سے
 کچھ نہ کچھ ضرور وصول کرنا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ غلامانہ
 رہیں۔ اور اس لئے آل انڈیا کونسل کی کمیٹی کے قند کو مضبوط بنانا
 سکیں۔

مسلمان ریاست کی نظر میں کشمیر کمیٹی کی نظر

گزشتہ چند ماہ کے حالات سے مسلمانوں پر یہ اچھی طرح
 واضح ہو چکا ہے کہ مظلومین ریاست کی ہر طرح کی امداد کا کام صرف
 آل انڈیا کونسل کی کمیٹی ہی سرانجام دے رہی ہے۔ اس کے لئے ریاست
 کے نہایت ذمہ دار اور اپنے اپنے علاقہ کے مسلمانوں کے معتدداں
 کے بیانات شائع ہو چکے ہیں۔ اب بھی ریاست کے ستم رسیدہ مسلمان
 کی نظر میں آل انڈیا کونسل کی کمیٹی کی طرف ہی اٹھ رہی ہیں۔ اور ہر علاقہ کے
 مظلومین اپنی حالت زار پیش کر کے امداد کے خواہاں ہیں اور بہت
 درخواستیں بھیج رہے ہیں۔ وہ نے الواحقہ اس بات کے محتاج ہیں۔
 کہ ان کی امداد کی جائے۔ لیکن مشکل یہی ہے کہ آل انڈیا کونسل کی کمیٹی کی
 ماہوار آمد خرچ کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ اور جب تک پوری ترقی
 اور کوشش کے ساتھ مسلمان اس کے خندہ کو مضبوط بنادیا۔ اور
 اخراجات کے روز بروز بڑھنے کے ساتھ ہی اپنی امداد کو بھی
 بڑھاتے جائیں۔ اس وقت تک کشمیر کمیٹی کیا کر سکتی ہے۔

مالی امداد دینا تمام مسلمانوں کا فرض ہے

کشمیر کمیٹی کے تمام کے تمام ممبر اپنے صدر کی راہ نمائی میں
 کامیابی کی تدابیر سوچ سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ وقت لے
 سکتے ہیں۔ دن رات مشغول رہ سکتے ہیں۔ قربانی اور اتیار سے کام
 کرنے والے قابل سے قابل اصحاب کی خدمات حاصل کر سکتے ہیں۔ اور
 کامیابی کے لئے ہر ممکن سے ممکن آئینی طریق نہایت جرات اور
 دلیری کے ساتھ اختیار کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ ناممکن اور قطعاً ناممکن
 ہے کہ بہت بڑے اخراجات جو درپیش ہیں۔ خود ادا کر سکیں۔ کئی
 لاکھ انسانوں کے معائب اور آلام میں ان کی مالی۔ آئینی۔ قانونی
 امداد کرنا اور ان کو غلامی سے آزاد کرنے کی جدوجہد پر خرچ کرنا چند

افراد کا کام نہیں۔ بلکہ ساری کی ساری قوم کا فرض ہے۔ پس تمام
 مسلمانوں کو خواہ وہ کسی علاقہ اور کسی صوبہ کے ہوں۔ فوراً متوجہ ہونا
 چاہیے۔ اور آل انڈیا کونسل کی کمیٹی کو اخراجات کے بارے میں پوری حجت
 مطمئن کر دینا چاہیے۔ تاکہ وہ اپنی جدوجہد زیادہ وسیع اور زیادہ
 پر اثر طریق پر جاری رکھ سکے۔

ہندو کس قدر روپیہ صرف کر رہے ہیں

اس موقع پر یہ ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ریاست
 کے ہندو جن کی اول تو تعداد ہی مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت
 تھوڑی ہے۔ دوسرے فرقہ وارانہ فسادات میں مسلمانوں کی نسبت
 انہیں بہت کم نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ مسلمانوں کا جس قدر مالی اور جانی
 نقصان ہو چکا ہے۔ اور ابھی تک اس کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کے
 سامنے ہندوؤں کے نقصان کی کچھ حقیقت ہی نہیں۔ لیکن باوجود
 اس کے کہ ان کے ہمارا جو صاحب بہادر اور ہمارا فی صاحب نے اپنی جیب
 خاص سے کئی ہزار کی رقم بطور امداد دی ہے۔ اور ہمارا فی صاحب نے
 امداد کے لئے روپیہ جمع کرنے والی کمیٹی کی مدد رہنا منظور کیا۔ وہاں
 اس وقت تک صرف پنجاب کے ہندو کئی ہزار روپیہ جمع کر کے ریاست
 کے طول و عرض میں پھیل چکے ہیں۔ جو نہ صرف ریاستی ہندوؤں کی
 مالی امداد کر رہے ہیں۔ بلکہ مسلمانوں کی تباہی و بربادی میں اضافہ کرنے
 کا موجب بھی ہو رہے ہیں۔ اس قسم کی صرف ایک امدادی کمیٹی کو
 مارچ کے اخیر تک تیرہ ہزار سات سو تیس روپے لپٹے گیا رہ آئے تین پائی
 وصول ہوئے ہیں۔ اور ایسی کئی ایک کمیٹیاں قائم ہیں۔
 اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہندو کس سرگرمی سے
 ریاست میں روپیہ کا سیلاب بہا رہے۔ اور مسلمانوں کی بربادی کے
 سامان کر رہے ہیں۔ کیا ان کے مقابلہ میں مسلمانوں کا فرض نہیں ہے
 کہ اپنے مظلوم اور بے کس بھائیوں۔ اپنی در بدر مارے مارے پھرنے
 والی بہنوں۔ یتیم اور لاوارث بچوں کی پرورش کا انتظام کریں۔
 اگر فرض ہے۔ تو بہت جلد سے ادا کرنا چاہیے۔ اور اس میں قطعاً
 کسی قسم کا توقف نہیں ہونا چاہیے۔

مسلمان پونچھ کے مطالبہ جلد پورے کی جائیں

اس اخبار میں مسلمان پونچھ کی داستان مظلومیت کے عنوان
 سے ایک طویل مضمون شائع ہوا ہے۔ اگرچہ اخباری مصالح کے
 لحاظ سے اتنا لمبا مضمون ایک پرچہ میں درج ہونا موزوں نہ تھا لیکن
 مسلمان پونچھ کی حالت زار کا تقاضا یہی تھا۔ کہ ان کی داستان مظلومیت
 کی بجائی طور پر پیش کی جائے۔ داستان کا ہر ایک پہلو نہایت دردناک
 ہے۔ اور اس کے لفظ لفظ سے مسلمانوں کی بے بسی و بے بسی۔ زلت و
 اوبار بالکل نمایاں ہے۔ موجودہ زمانہ میں دنیا کے تختہ پر اس سے بڑھ کر
 شائد ہی کوئی اور قوم مظلوم و مضروب ہو۔ لیکن اس داستان مظلومیت جہاں

مسلمان پونچھ کی غربت اور مسکنت۔ مظلومیت اور ناکامی کا ثبوت
 ملتا ہے۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہے کہ اب ان میں اپنی اس حالت کو بدلنے
 اور انسانی حقوق حاصل کرنے کا احساس پیدا ہو چکا ہے۔ ایسی حالت
 میں ریاست پونچھ اور اس کی نگران طاقتوں کا فرض ہے کہ مسلمانوں کے
 مطالبات کی طرف فوری توجہ کریں۔ اور انہیں پورا کر کے بے اطمینانی
 اور اضطراب کی بڑھتی ہوئی رو کو روک دیں۔ اس کے مقابلہ میں جبراً
 سے کام لینا نہ صرف بے سود ہو گا۔ بلکہ حالات کو بہت زیادہ ناک
 اور پرخطر بنا دے گا۔

بارہ مولائیں لگانے والے ہندو مجرم کو سزا

ناکر وہ گناہ مسلمانان کشمیر کو جس طرح مبتلائے آلام و مصائب
 لیا گیا۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ
 پچھلے دنوں جب بارہ مولائیں کشمیر میں آتشزدگی کا ایک حادثہ ہوا۔ تو
 حرب معمول اس کا الزام مسلمانوں پر لگادیا گیا۔ اور ہندو اخبارات
 نے پورے پورے صفحہ کے علی عنوانوں کے ماتحت مسلمانوں کے قتل
 و خونا کی اشاعت کی۔ لیکن تھوڑے ہی دنوں کے بعد
 معلوم ہو گیا۔ کہ اس الزام سے مسلمانوں کا دہن اس قدر صاف اور
 باادان ہے کہ باوجود ریاستی حکام کی مقصدانہ ذہنیت اور طریق عمل
 کے وہ مسلمانوں پر ہاتھ نہ ڈال سکے۔ بلکہ ایک بہت بڑے یو پارٹی
 ہندو کو ہی گرفتار کیا۔ اسے لوم ہوا ہے۔ کہ ملزم مجرم ثابت ہو چکا اور
 وزیر وزارت بارہ مولائیں اسے چار سال قید اور پچاس روپیہ
 جرمانہ کی سزا دی ہے۔

یہ اس جرم کی سزا ہے جس کے نتیجے میں بہت سے مسلمان
 بھی خانماں برباد ہو گئے۔ اور جس کے متعلق خود ہندو اخبارات نے کھیا
 تھا۔ کہ قریباً آدھا شہر جل کر راکھ ہوا ہو چکا ہے۔ اتنے بڑے جرم
 کے مقابلہ میں چار سال قید بھی کوئی حقیقت نہیں لکھتی۔ لیکن پچاس روپیہ
 جرمانہ تو سرسبز زمین پر ہے۔ بالفاظ "ملاپ" (۵ روپیہ) "لاہ صابا
 بارہ مولائیں کے ایک معزز یو پارٹی ہیں۔ لیکن باوجود اس کے دوسروں کا
 ہزار روپیہ برباد کر دینے پر صرف پچاس روپیہ اسے ادا کرنے پڑے ہیں
 حالانکہ چاہیے تھا کہ اسے نہ صرف طویل المدت قید کی سزا دی جاتی
 بلکہ اس کی تمام کی تمام جائیداد ضبط کر کے نقصان رسیدہ لوگوں میں تقسیم
 کر دی جاتی۔ کیونکہ اس کا صرف ہی جرم نہیں کہ اس نے جان بوجھ کر
 آگ لگائی۔ اور ہزار روپیہ کا نقصان کر کے بیسیوں انسانوں کو نشانہ بنے
 تک کا محتاج بنا دیا۔ بلکہ ان حالات میں جیکہ ملک کی نقصان بگڑی ہوئی
 تھی۔ فرقہ وارانہ منافقات زوروں پر تھے۔ ایسی حرکت کی جس کے
 نتیجے میں بہت بڑی تباہی و بربادی پھیل سکتی تھی۔ پس یہ کوئی معمولی
 جرم نہیں۔ بلکہ سیاسی لحاظ سے بھی بہت بڑا جرم ہے جس کی زیادہ
 سے زیادہ سزا دینی چاہیے تھی۔

راجہ بلدیو سنگھ
 من حکومت پر جلوہ گر ہوئے۔ آپ بڑے مدبر اور سیاست دان تھے
 اپنے اپنے ابتدائی عہد حکومت میں یعنی ۱۹۵۱ء تک بری میں حکومت ہند
 لائق انگریز افسروں کو مستعد لیکر ان کا تقریر بطور ہتہم بندوبست کر کے علاقہ
 ہما کی جدید طرز پر پیمائش کرائی۔ ان انگریز افسروں نے نہ صرف اپنی نگرانی میں
 پیمائش کا کام ہی پایہ تکمیل کو پہنچایا۔ بلکہ رعایا کے تمام صاحب اور تالیف
 چیخ و پکار سے تاثر ہو کر سری راجہ بلدیو سنگھ صاحب انجمنی کے مشورہ
 درخاستی سے علاقہ ہما کے تعلقات کو حکومت ہند سے وابستہ کر کے ہوا
 علاقہ پونچھ کو ریاست پونچھ کے لقب سے لایا اور نگرانی کے لئے ریڈیو ٹی
 کا تقریر منظور ہوا چنانچہ اس کے آخری ہتہم بندوبست کیلئے آر۔ آر۔ ایس۔ پٹن
 سیشنل اسٹنڈٹ ریڈیو ٹی پونچھ
 مقرر ہوئے جن کی نسبت مشہور ہے کہ انہوں نے سب علاقہ میں
 بندوبست نہم کر کے اپنی آخری رپورٹ مرتب فرماتے ہوئے ساتھ مختلف
 ٹیکوں پر روشنی ڈالی۔ اور اپنی آخری رائے کا ان الفاظ میں اظہار
 کیا کہ چونکہ بندوبست ہما میں بشمار ٹیکس رقم ملگزار میں مدغم کے گئے
 ہیں جسکی وجہ سے اراضیات پر برٹس انڈیا کی نسبت قریباً چار چاند مال کی
 زیادتی کا بوجھ پڑ گیا ہے۔ اس واسطے آئندہ دوسرے بندوبست میں مالیہ
 میں اضافہ کیا جائے۔ اس کام سے فارغ ہو کر انہوں نے آئینی حکومت
 کا آغاز کیا۔ سب محکمہ جات کو الگ الگ نئی صورت میں ترتیب
 دیکر مشورہ راجہ بلدیو سنگھ صاحب بمطابق تناسب آبادی ہر ایک محکمہ کی سہ
 افسریوں تفویض کی۔ کہ جس سے ہندو مسلمان رعایا کی خاطر خواہ دلجوئی
 اور حق رسی ہو گئی۔ یعنی وزیر مسلمان چیف جج ہندو۔ سب جج ایک
 ایک ہندو گورنر مسلمان سزٹنڈٹ پولیس مسلمان سزٹنڈٹ
 کسٹمس مسلمان ڈاکٹر ہندو انجینئر انگریز کا تقریر عمل میں لایا گیا۔ چونکہ
 اس وقت یہاں تعلیم کا فقدان تھا اس واسطے قابل افسروں کو براہ راست
 حکومت ہند سے مستعار لیا جاتا رہا۔ چنانچہ سب سے اول حکومت ہند
 خان بہادر شیخ رحیم بخش صاحب ایم۔ اے
 بطور وزیر تشریف لائے جنہوں نے آتے ہی محکمہ وزارت کی اصلاح
 کی بیگانہ سے پیشوایان مذہب اور رئیس و سفید پوش لوگوں کو مستثنی
 قرار دیا۔ ہندو مسلم اوقاف اور قوموں کے حقوق کی نگہداشت کے
 قانون مرتب کئے۔ ان کے عہد میں دائرہ سرائے ہند بھی پونچھ تشریف
 لائے۔ شیخ صاحب کی سامعی جمیلہ سے دائرہ سرائے بہادر کی آمد
 پر ریاست پونچھ اور حکومت ہند کے تعلقات اور بھی گہرے ہو گئے
 آپ ابھی تک بالندہ میں زندہ موجود ہیں۔ جن کے اسلامیوں پونچھ
 کو ابھی صلہ امیدیں وابستہ ہیں۔ ان کے علاوہ حسب ضرورت وقتاً
 فوقتاً بعض نے براہ راست خود اور بعض نے بطور لٹنڈٹ افسر علاقہ پونچھ
 میں خدمات انجام دی ہیں۔

فلسفہ پروازوں کی شرا تیں
 ان افسروں کے تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ سر راجہ بلدیو سنگھ

صاحب بہادر بہت ہی برابر اصول جہا تباتی کے ماہر تھے جنہوں
 نے مشورہ ریڈیو ٹی صورت اپنی کثیر التعداد مسلم رعایا کی دلجوئی کے
 لئے برطانوی ہند سے عموماً مسلمان افسروں کو یہاں کے نظم و نسق
 کیلئے منگوا یا۔ اور بعض ہندو صاحبان بھی تشریف لائے۔ ان میں سرائے
 ایک آدمی کے باقی سب کے سب۔ نہایت شریفیت پر متعصب
 اور روشن خیال تھے۔ مگر افسوس بد قسمتی سے اندر ہی اندر یہاں ایک
 ایسی پارٹی بھی مشغول کار تھی جو اس آئینی حکومت میں من مانی کارروائی
 عمل میں نہ لاکر اپنے دل کے ارمان پورے نہ کر سکتی تھی۔ اس پارٹی
 کو اتنے مسلم افسروں کی تقریریں بھلا کب بھاتی تھیں۔ یہ لوگ
 شب و روز کسی نگر میں رہتے تھے۔ کہ جس طرح ہو سکے ہندو مسلم
 فساد کر اکر دل کی بھڑاس نکالیں چنانچہ اسی پارٹی کی کوشش سے
 پنڈت جنادر من جوشی کی وزارت کے زمانے میں
 قرآن مجید کی بے حرمتی

جیل پونچھ کے اندر کی گئی۔ اس وقت سرٹیکنری یہاں کے ریڈیو ٹی
 تھے۔ جنہوں نے بشمول راجہ بلدیو سنگھ صاحب فلسفہ پرواز پارٹی کا
 سراغ نکال لیا۔ اور اس کے مندرجہ ذیل ممبران ڈاکٹر بھاری لال چودھری
 رام سرن چودھری عطر سنگھ اور دیوان بدری ناتھ جیل کو فساد کا بانی
 قرار دیکر فارغ از ریاست کیا گیا۔ علاوہ ازیں خواجہ حمید جو صاحب
 کو بھی ریاست بدر کیا گیا۔ چونکہ مسلمانوں کے دلوں پر پہلے ہی قرآن مجید
 کی بے حرمتی سے ضرب کاری لگ چکی تھی خواجہ صاحب موصوف
 کی بلا وجہ جلا وطنی سے مزید چکر لگا۔ اور بطور اظہار ناراضگی مسلمانوں نے
 ترک وطن کر کے

حجت

کرتی شریعہ کر دی۔ اور چند دنوں کے اندر قریباً دو ہزار ہاجرین کشمیر چلے
 گئے۔ اور اندیشہ تھا کہ فساد زیادہ بڑھ جائے مگر اصلیت جلد ہی معلوم
 ہو گئی۔ اور سر راجہ بلدیو سنگھ صاحب نے خواجہ صاحب موصوف اور دیگر تمام
 ہاجرین کو واپس پونچھ بلوا کر اپنی دور اندیشی کا ثبوت پیش کیا۔ ہاں آئینی
 بندوبست کے ضمن میں ایک بات خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ

سردار بہادر علی خان آف کھڑک

نے جبکہ زمینداران پونچھ کو حقوق ملکیت ارضی سے محروم کر دیا گیا۔ چارہ
 کی جب یہاں کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ تو حکومت ہند کے ہاں دعوی دائر
 کر دیا۔ اور تم کھائی۔ کہ جب تک اہالیان پونچھ کو حقوق ملکیت نہ دلا دگا
 پونچھ میں زندہ واپس نہیں جاؤں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور بد قسمتی سے
 زمیندار طبقہ کا ایسا ہمدرد انسان بحالت غربت جبکہ وہ ابھی اپنے
 مقصد میں کامیاب نہ ہوا تھا۔ راہی ملک بقا ہو گیا۔ موجودہ وقت میں
 جو یہاں حقوق آسامی حاصل ہیں۔ یہ بھی سردار صاحب مرحوم کی جہاندہ
 سرگرمیوں کا نتیجہ ہیں۔ کیونکہ پہلے پہل تو صرف حقوق کا شکار دینے
 پر ہی اتفاق کیا گیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اہالیان پونچھ کبھی بھی

بہادران قوم سندن
 کے احسانات سندن برا نہیں ہو سکتے جنہوں نے تحفظ مائے قوم اور

حصول حقوق کی خاطر اپنے زندہ جسموں سے کھالیں اترا دیں۔ سر
 کٹائے۔ جلا وطن ہوئے۔ اسی قوم نے پونچھ جیسے محروم ملک کو
 منصفہ مشہور پر لاکر کھڑا کیا۔ یہی وہ قوم ہے جس نے دوران جنگ عظیم
 میں قریباً بارہ ہزار نفوس پیش کر کے اپنی سپاہیانہ سپرٹ کا ذمہ ثبوت
 دیا۔ جسکی وجہ سے حکومت ہند نے راجہ بلدیو سنگھ انجمنی اور علاقہ پونچھ
 کی جنگی خدمات کا پرورد الفان میں اعتراف کیا۔ اور خطبات دینے۔

پونچھ کشمیر کی نگرانی

مٹھیکہ جطرح راجہ بلدیو سنگھ صاحب انجمنی بشمول ریڈیو ٹی
 اندرون ملک میں بمطابق سب بادی اعلیٰ و ادنیٰ عہدوں پر مسلمانوں کو
 فائز کر کے نظم و نسق میں چار چاند لگاتے تھے۔ اسی طرح یہاں کی مسلم علیا
 کے سپرٹ برطانوی ہند میں سول اور ملٹری کی ملازمتوں میں داخل ہو کر
 خان بہادر اسٹنڈٹ کمانڈنگ۔ ٹیڈنڈٹ۔ صدر بیڈ آر ایچ۔ صدر بیڈ آر
 جمہاد آر ایڈوکیٹ۔ سول سرجن۔ ڈیڑی اسٹنڈٹ۔ سزٹنڈٹ پولیس
 سیشن مارٹر وغیرہ ممتاز عہدے حاصل کر کے راہی اور ریاست کی شان
 کو دوبالا کرتے تھے۔ مگر بد قسمتی نے پیچھا دھو ڈالا۔ اور بعض متعصب مذہبی
 دیوانے جو سماجی دیانتدگی اس تعلیم کے خدائی تھے۔ کہ ہندو ریاستوں میں
 راج منتری مسلمان نہ ہونا چاہیے۔ دسواں عمر کی کلاں مرتبہ پنڈت لیکھن
 صفحہ ۵۴۴) راجہ انہیں کو وزیر اور اہلکار بنائے جو چاروں دیدوں کے
 عالم ہوں یعنی جو دید کے سپرد نہ ہوں۔ انہیں نکال دے۔ دسواں عمری مرتبہ
 لالہ لاجپت رائے (۱۹۳۱ء) کب گوارا کر سکتے تھے۔ کہ یہاں اس قدر مسلمان
 افسروں اور اہلکاروں کا تقریر عمل میں لایا جائے۔ ریڈیو ٹی کی موجودگی میں
 مسلمانوں کی اندرونی اور بیرونی طاقت میں جو روز بروز اضافہ ہوتا چلا جا رہا
 تھا۔ اس کو حد اور بعض کی نظر سے دیکھا جانے لگا۔ چنانچہ راجہ بلدیو سنگھ
 انجمنی کی وفات کے بعد جب ان کے زندہ اکبر

راجہ سکھ دیو سنگھ صاحب

۶ مارچ ۱۹۲۲ء کو مندر نشین ہوئے۔ تو اس وقت کانگرس اور پنجاب کالی
 تحریک دوروں پر تھی۔ جو ایک طرف تو انگریزوں کو برطانوی ہند سے بدر
 کرنے کے درپے تھی۔ اور دوسری طرف ریاستوں کو بھی ان کی نگرانی
 سے کالنا چاہتی تھی۔ ان دونوں جماعتوں سے تعلق رکھنے والے حضرات
 یہاں بھی موجود تھے جنہوں نے راجہ سکھ دیو سنگھ صاحب کو جو ابھی بالکل
 کس اور تجربہ کار تھے۔ بجائے ریڈیو ٹی کے دربار جموں کشمیر کی سرپرستی و
 نگرانی قبول کر لینے پر آمادہ کر لیا۔ گورنر ریڈیو ٹی نے اس تجویز کی مخالفت کی
 مگر راجہ صاحب موصوف کی رضامندی اور دربار جموں کشمیر کی کوششوں سے
 ریاست پونچھ برطانوی نگرانی سے نکل کر دربار جموں کشمیر کی نگرانی میں
 چلی گئی۔ اور راجہ صاحب موصوف پہلے پہل ریڈیو ٹی پونچھ کو خفیہ طور پر
 مگر جب کے واقعات نے ان پر ثابت کر دیا۔ کہ وہ ایک خطرناک غلطی کے مرتکب
 ہو چکے ہیں جسکی تلافی کے لئے انہوں نے دوبارہ جلد جہد شروع کر دی۔ مگر اس
 وقت گڑ بچکا تھا۔ راجہ صاحب موصوف کو فوراً کمیونٹی آر۔ آر۔ ایڈیو ٹی۔ ڈاکٹر
 رام گوپال اور ٹھاکر گارتھ سنگھ کی سمیت میں اجز میں حصول تجربہ مالک سزٹنڈٹ بھی لیا گیا

مسلمان افسروں کی علیحدگی

اور اس وقت کے تمام مسلمان حاکموں کو چین چینی کر علیحدہ کر دیا گیا جن کی تفصیل ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔ بحوالہ پونچھ ایڈمنسٹریشن رپورٹ ستمبر ۱۹۴۹ء بکرمی

۱۔ خواجہ عزیز الرحمن صاحب غوری کی خدمات یو پی گورنمنٹ کو دہلی کی گئیں۔

۲۔ خان بہادر چوہدری محمد امین صاحب کی جگہ پیڈرٹ اننت رام صاحب جموں سے دزیر میں کر آئے۔

۳۔ خان بہادر مفتی احمد الدین صاحب کو سٹیٹ سکریٹری کے عہدہ سے علیحدہ کر کے ٹھاکر کمار سنگھ کو چارج دیا گیا۔

۴۔ ایگزیکٹو کونسل جس کی بنیاد ۱۹۴۹ء بکرمی میں رکھی تھی تو ڈرائی گئی۔ صدر چارج کی پوسٹ (جس پر ہمیشہ مسلمان کا تقرر ہوتا رہا) مستقل طور پر بخشی چند نعل کو دی گئی۔ (رپورٹ مذکورہ ص ۱)

انریجی مجسٹریٹ جیپاٹی سر راجندر کرم قال کی عدالت کو دوبارہ کے نئی جٹ دسمہ لینے کی یادداشت میں بڑھ کر دیا گیا۔ (رپورٹ مذکورہ ص ۱) سٹرا آر۔ ایف۔ گو تیر سٹیٹ انجیر کو ۱۲ برس تک سکھ خواجہ عزیز الرحمن صاحب غوری نے سکھ وشن کیا تھا۔ خواجہ صاحب موصوف بوجہ مخالفت دربار جموں کشمیر ملازمت سے علیحدہ کئے گئے۔ تو ان کا چارج دیوان مجیم سین صاحب نے سرفہ ۲۸ جولائی ۱۹۴۹ء بمقام راولپنڈی میں۔ اور بعد میں یہ چارج دیوان لنگارام کوٹ افسر کو دیا گیا (پونچھ ایڈمنسٹریشن رپورٹ ستمبر ۱۹۴۹ء بکرمی ص ۱)

سپرنٹنڈنٹ پولیس کی پوسٹ پر خان صاحب مفتی محمد قال کی بجائے پیڈرٹ کلمسی چند صاحب کو انپیکر سے ترقی دیکر لگایا گیا مقتدر مسلمانوں خان صاحب محمد اکرم قال آت جیپاٹی۔ پیر صام الدین جاگیر دار اعلیٰ اور صاحبیدار خان محمد خان صاحب کو دربار کے مخالفت صمد لینے کی یادداشتی میں جلا وطن کیا گیا۔ غرضیکہ راجہ بلدی سنگھ صاحب کمریز بیانی کے بنائے ہوئے نظم و نسق کو بالکل تہ و بالا کر ڈالا گیا۔ پیڈرٹ اننت رام کے بعد بخشی راجہ صاحب دربار جموں کشمیر سے وزیر پونچھ مقرر ہو کر آئے۔ جنہوں نے سپرنٹنڈنٹ کسٹم کی آسامی بھی مسلمان سے چھین کر ہندو کے حوالے کر دی گئی دھیان سنگھ صاحب میٹارک کو پرنسپل اسٹنڈ آف ڈزیر اور بابو دیو دیال کو جو صاحب دنی سے بالکل نا آشنا ہے۔ کوٹنٹ افسر بنایا۔ ان کے بعد دربار جموں کشمیر نے لالہ سکھ دیال صاحب ساہنی کو وزیر بنا بھیجا۔ جنہوں نے چیف ایونیو افسر ڈی سامی پر بھی مسلمان کی بجائے بخشی چند کو مقرر فرمایا۔ اور اس کے علاوہ اور بھی سازش کا جال بچھا۔ اور حتی المقدور مسلمانوں کو ذلیل و خوار کرتے ہیں

کوئی کسری باقی نہ اٹھا رکھی۔ اسی وزیر کے عہدہ میں راجہ سکھ دیو سنگھ صاحب جیسا ہونہار اور آزاد خیال حکمران ۲۰ اسوج ستمبر ۱۹۴۸ء بکرمی مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۸ء اس دار فانی سے کوچ کر گیا۔ اور ان کی جگہ ان کے برادر خورد سری راجہ جگت دیو سنگھ صاحب کو جدید شرائط کے ماتحت مہاراجہ بہادر جموں کشمیر نے راجہ آت پونچھ بنا کر بھیجا۔ راجہ صاحب موصوف بذات خاص نہایت نیک نفس۔ مستحق۔ حقیق۔ اور ہمدردی نوع انسان میں۔ آپ کو رعایا کی فلاح و بہبود کا خیال ہر وقت دامن گیر رہتا مگر افسوس کہ ماتحت انتظامی مشینری کے قریباً سب پوزے رنگ آلود ہیں۔ لالہ سکھ دیال ساہنی کی پالیسی پر آپ نے بھی ناراضی کا اظہار کر کے اس کی خدمات گورنمنٹ جموں کشمیر کو واپس کر دیں۔ اب اس کی جگہ عرصہ تین سال سے پیڈرٹ رام رتی صاحب ایم اے دزیر پونچھ کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ آپ برٹس حقیق میں۔ پالیسی مرجان مرنج ہے۔ ٹھک سی آئی ڈی پونچھ میں آپ کی نئی ایجاد ہے۔ جو پرانی سازشی پارٹی کے ارکان کی شرانگیز حرکات کو حکومت وقت تک پہنچانے میں تہمت کا میاب ہوا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ وہی ہندو سکھ ماتحتان جن کی ہر ممکن امداد سے وزیر صاحب موصوف نے کبھی دریغ نہیں کیا۔ آج ان سے اس لئے اور محض اس لئے ناراض ہیں۔ کہ موجودہ شورش میں انہوں نے ان کو کیوں مسلمانوں کے قتل عام کی اجازت نہیں دی۔ اسے برادران وطن۔ ذرا گوش ہریش سے سنو۔ کہ وزیر صاحب موصوف نے اس شورش کے زمانہ میں آپ کے دنی ارادوں کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچانے میں مسلمانوں پر ہی کوئی خاص احسان نہیں کیا۔ بلکہ اپنے فرائض منصبی کو انجام دیتے ہوئے تمام ہندو اور سکھ جاتی کو بھی تمہارے منصوبوں سے پیدا ہونے والے حادثات سے بچا لیا ہے۔ اسے نا انصافی ہستیو۔ پیڈرٹ رام رتی صاحب کی عنایات کا شتہ نمونہ از خروارے سندرجہ ذیل واقعات کی یاد کو تازہ کر سب کے اندازہ لگالو۔ کہ انہوں نے تم پر اپنی وزارت کے زمانہ میں کیا کیا احسانات کئے ہیں :-

۱۔ چیف میڈیکل افسر صاحب اوائل جون ۱۹۴۸ء سے لے کر آخر جولائی ۱۹۴۸ء تک ۲ ماہ متواتر بستر عیال پر پڑے رہے مگر حاضر ڈیوٹی شمار ہوتے رہے۔ (۲) محض ایک قومی بھائی کی پرورش کے لئے صدر ہسپتال میں ذمہ لیں سر جی کی نئی آسامی لگائی گئی۔ جس پر اسے لگایا گیا۔ (۳) مسٹر رام سنگھ کو ۲۰۰۰ ماہوار وظیفہ دے کر ولایت بھیجا۔ اور واپسی پر ۱۰۰۰ سے ۵۰۰ تک کا گریڈ مقرر کیا۔ حالانکہ آج کل بغیر کسی وظیفہ دینے کے پنجاب سے ۲۰۰۰ ماہوار تنخواہ پر ولایت کا پاس

سندھ ڈاکٹر مل سکتا ہے۔ (۲) ہندو اور سکھوں کے واسطے سیناری اور پابندی کیڈر کا کوئی لحاظ نہیں۔ اگر ٹھک ہو۔ تو ٹھکت سنگھ۔ کرم سنگھ۔ روپ نعل۔ سنت سنگھ اور تندر رام اسٹنڈ شکار گاہ افسر وغیرہ کی حیرت انگیز ترقیاں اور تہذیبیاں ملاحظہ فرمائی جائیں۔ (۵) چوہدری نور محمد صاحب باوجود بیسیز تحصیل ہونے کے اب تک ۸۰۰ ماہوار تنخواہ پاتے ہیں۔ مگر گورنگھ اور سیتارام جوان سے جو تیر ہیں۔ ۱۰۰ روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے ہیں۔ (۶) مسر دار فتح محمد خان صاحب کو تو قبل از وقت جبری پینشن پر ریٹائر کر دیا گیا۔ جو ابھی تک کام چلانے کے بخوبی قابل ہیں۔ برعکس اس کے ہندو افسر جن کے فرائض جہانی میں انعمال پیدا ہو چکا ہے۔ بصارت جواب دے چکی ہے۔ دفتر میں بار بار آرام کر سبوں پر دراز ہونے کی ضرورت پڑتی ہے۔ بدستور اپنی اپنی ملازمتوں پر بحال ہیں۔ (۷) اسٹنڈ راجہ رام کو ائی ریٹو سوسائٹیز کی پوسٹ خاص طور پر زمیندار طبقہ کے خاص مخصوص ہے۔ مگر مہاجن جاتی کے ایک ساہوکار کے لڑکے کو اس لگایا گیا ہے۔ ۱۸۰ ملاقات ہذا جب سے حکومت ہند کی نگرانی سے نکل کر دربار جموں کشمیر کی نگرانی میں منتقل ہوا ہے۔ ریاست پونچھ نہیں بلکہ محض جاگیر پونچھ کہلاتا ہے۔ مگر اپنے ایک بھائی کو معراج ترقی پر پہنچانے کے لئے سٹیٹ سکریٹری کا عہدہ نکال کر اس پر اس کو لگایا گیا۔ (۹) سلور ویڈنگ فنڈ سے سنڈر سنگھ اور امیر چند کو تو الاؤنس دیا جاتا ہے۔ مگر ایک مسلمان کلک کی درخواست غرضہ دو سال سے بستہ خاموشی میں بند ہے۔ (۱۰) جن جن طلباء کو بغرض حصول ڈگرینگ باہر بھیجا ہے۔ ان میں سے صرف ایک مسلمان ہے۔ ذرا تفصیل ملاحظہ فرمائیے۔

امرت مسر ڈاکٹری کے واسطے بالو محمد جیات ۱۰۰۰ وظیفہ مسر رام سنگھ سول سرجن کے واسطے ولایت ۱۰۰۰۔ ایگزیکٹو انجینئر کے واسطے بالو موہن لعل ۵۰۰۔ مسر دتا سنگھ کالج ۱۵۰۔ مسر دینا ناتھ کالج ۱۵۰ روپیہ

چھوٹی بیٹی کا پیکار

جو برادران دمن نے مسلمانان پونچھ کے خلاف مچا رکھی ہے ذرا اسے اور یہاں کے حالات کو انصاف کے پلائے میں رکھ کر جانچو۔ کہ کہاں تک حق بجانب ہے۔ محقر گذشتہ واقعات آپ نے دیکھ لیے۔ آئیے اب حکمہ دار محقر سنی ڈاکٹری گوش گزار کی جائے تاکہ پتہ لگ جائے۔ کہ یہاں کے ۹۴ فیصدی مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا گیا ہے۔ اور خود کیا لوٹ مچا رکھی ہے۔

ہسپتال

۱۔ چیف میڈیکل افسر ہندو۔ اسٹنڈ و سب اسٹنڈ سول سرجن سب ہندو۔ کیپوٹنڈر سوائے ایک کے باقی سب ہندو۔ اور جو مسلمان کیپوٹنڈر ہے۔ اس کو بھی باہر ڈیوٹی پر مامور کیا ہوا ہے

(۲) امیروں کے واسطے تو بذریعہ تار دوائی منگوائی جاتی ہے مگر غریبوں کے واسطے حکم ملتا ہے کہ فلاں دوائی ہسپتال میں موجود نہیں رہتا تا سے خریدی جائے۔ (۳) پونچھ ہسپتال میں دس ہزار روپیہ سالانہ ادویات پر خرچ آتا ہے جو برائے میڈیکل مینول ایک ہی بار ایک انڈنٹ کے ذریعہ خریدی جاتی لازمی میں مگر یہاں بعض کارکنان ہسپتال نے ذاتی مفاد کے لئے تھوڑی تھوڑی مقدار میں بار بار منگوانے کا طریقہ رائج کر رکھا ہے۔ (۴) امیر جنٹل انڈنٹ بھی میڈیکل روڈ کے مطابق ایک یا دو سے دائد بار نہیں ہو سکتے۔ مگر اس پر بھی عمل درآمد نہیں ہوتا (۵) پنجاب ڈسپنسریوں کے لئے اسٹور سے ایک بار ہفتہ میں ادویات باقاعدہ رسید حاصل کر لی جاتی ہیں۔ مگر یہاں ذاتی لالچ کے لئے روزانہ کئی کئی بار بلا اندراج ادویات دی جاتی ہیں۔ (۶) میڈیکل مینول اجازت نہیں دیتا کہ سوائے فارما کوپیا ادویات اور کسی قسم کی دوائی منگوائی جائیں۔ مگر یہاں ایرل کے واسطے پیٹنٹ ادویات بھی منگوائی جاتی ہیں۔ (۷) ادھر امیروں سے تو اس قدر سہار دی۔ اور ادھر دیکھے کہ کوڑھی قاتلہ بعض ٹوٹھویوں کو بوجہ زیادتی اخراجات نکال دیا گیا ہے جو شہر اور دیہات میں اس منگوائی مرنے کے پھیلائے کا موجب بن رہے ہیں۔ (۸) سن ۱۹۰۶-۱۹۰۷ء کو بری میں مریضوں کے لئے بحساب ۱۰/۴۰ فی کبل پنجاب کے کبل خریدے گئے۔ حالانکہ حسب دستور سابق یہاں سے لوہیاں اردان دستیاب ہو سکتی تھیں۔ (۹) شادی صخرستی کے قواعد نے بھی ڈاکٹروں کی آمدنی میں کافی سے زیادہ اضافہ کر دیا ہے (۱۰) ذاتی فائدے کے لئے میڈیکل مینول کے خلاف دوائی بجائے ڈاکٹروں کے بیٹے کلوں سے خرید کر لائی جاتی ہے۔ جو ماہر نہ ہو مگر وجہ سے اچھی دوائی نہیں خرید سکتے۔ اگر اس میں شک ہو۔ تو ۱۹۳۲-۳۳ء کو بری والا کیس ملاحظہ کر لیں۔ (۱۱) زمانہ ہسپتال میں کوئی لیڈی کمپیوٹر موجود نہیں۔ پر وہ نشین ستورات کو از حد تکلیف (۱۲) زمانہ ہسپتال میں کوئی ٹریڈ ڈایر موجود نہیں۔ آئے دن سینکڑوں عورتیں ہونپ کے حالت زچگی میں جاہل دیالوں کے ہاتھوں تلف ہو رہے ہیں۔

محکمہ جنگلات

آہ۔ یہاں مسلمان ہونا بھی کتنا بوجہ ہے بغیر مسلم معمولی تعلیم یافتہ اور ان ٹریڈ چیف فارسٹ افسر ہے اور مسلمان بنی۔ آہ۔ ایس۔ سی۔ ڈویژن ٹریڈ ایٹن کا اسٹنٹ چیف فارسٹ افسر صاحب کی عنایات سے اندرون محکمہ کی حالت بھی قابل ملاحظہ ہے۔ (۱) نام کو تو قوانین جوں کشمیر یہاں عادی ہیں مگر وہی جن ذریعہ رعیت کی سرکوبی لازمی بھی جاتی ہے۔ اور اگر کسی قانون سے یہاں کی رعایا کو کوئی فائدہ پہنچتا۔ تو اس کو یہاں نافذ نہیں کیا گیا بلکہ اس کی جگہ مقامی خود ساختہ قانون مرتب کر کے رعایا کو کھلنے کی کوشش کی گئی ہے۔ چنانچہ قوانین جوں کشمیر کی رو سے محکمہ جنگلات

نے جو مراعات رعایا کو دے رکھی ہیں۔ رعایا پونچھ ان سے مستثنیٰ ہے۔ جوں کشمیر میں سرور و رقبہ سے زمینداروں کو ہر وقت مفت و رخت کاٹنے کا حق حاصل ہے۔ مگر یہاں یہ سخت جرم ہے۔ مطابق دفعہ ۱۱۰ مندرجہ قواعد جنگلات پونچھ زمینداروں کو گاؤں کی شکر پر پل بنانے کے واسطے آلات کٹا جڑی کے لئے کوئلہ برائے ٹیاری آلات کشاورزی کے واسطے ممبر اور دیہ سے اجازت کا فارم حاصل کر کے مفت کوٹھی کاٹنے کا حق دیا گیا ہے۔ مگر افسوس اس گھریلو قانون کا احترام بھی نہیں کیا جاتا۔ اور یہ رعایت بھی رعایا کو حاصل نہیں۔ صرف دکھانے کے واسطے قواعد جنگلات میں کھدی گئی ہے۔ دفعہ ۱۱۰ قواعد جنگلات پونچھ کی رو سے خشک کوٹھی جلانے کی اجازت ہے۔ مگر جب تک گاڑی حلقہ کو نڈازہ ادا نہ کیا جائے۔ سخت مجال ہے۔ دفعہ ۱۱۰ کی رو سے زمیندار کی قیمت سے آخر تک تاک اور یکم کا تاک سے آخر تک تاک چارہ مویشاں کے لئے جنگل سے ستر پتے لا سکتے ہیں۔ مگر یہ بھی گاڑی کی خوشنودی پر منحصر ہے۔ دفعہ ۱۱۰ کی رو سے توت اور آخر کی خشک کوٹھی جیف فارسٹ افسر کی اجازت سے کاٹی جاسکتی ہے۔ مگر حصول اجازت میں اس قدر وقتیں میں کرنا پڑتا ہے۔ پناہ دفعہ ۱۱۰ کی رو سے ۱۵ کا تاک لغایت آخر کا تاک زمیندار خشک گن مانے سے گاڑی سے فارم حاصل کر کے کاٹھ نکال سکتے ہیں جس کا بعد تیاری گاڑی کو شمار کرنا ضروری ہے۔ مگر چونکہ ایک ایک گاڑی کی سپرد پندرہ پندرہ گاڑیوں میں۔ اور وہ ان تمام گاڑیوں میں پندرہ دن کے اندر دورہ کر کے کاٹھ شمار نہیں کر سکتا۔ اس واسطے بعد گزرنے پندرہ دن کے زمینداروں کے خلاف مقدمے بنائے جاتے ہیں۔ جنگلات میں درختان رین وغیرہ کا چھدکا بوجہ مٹھاس جنگلی روزن سے اکھاڑ ڈالتے ہیں۔ جو بعد میں زمینداروں کے واسطے مصیبت کا موجب بن جاتا ہے۔ چھدکا اتارنے کی اشذجات زمینداروں کے خلاف مرتب ہو کر سرائیں ہوتی ہیں۔ حالانکہ معمولی چھدکا اتارنے سے وخت کی نشوونما اور قیمتیں میں کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔

دفعہ ۱۱۰ کی رو سے حادثات ناگہانی کے ذریعہ تباہ شدہ مکھلوں کے واسطے مفت لکڑی ملنی لازمی ہے۔ مگر اس رعایت سے ہندوئی خاص طور پر استفادہ کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو اس کے حصول میں بھی قیمت سے کئی گنا زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ زمینداروں کی خلاف مقدمات جنگلات کی سماعت بھی جیف فارسٹ افسر ہی کرتا ہے۔ جو لازم کوٹھی سے کاموتہ ہرگز نہیں دیتا۔ صرف اپنے اہلکاران جنگل کی شہادت پر ہی سزا دیدیتا ہے۔ قواعد جنگلات کی رو سے فارسٹ وریج علاقہ کو نقصان شدہ جنگل میں ہر ایک مٹھی پر P.S. موس لگانا چاہیے۔ تاک ایک ہی وخت کے نقصان کا یا بار بار زمینداروں پر بوجہ نہ پڑے۔ مگر یہاں عمداً ایب نہیں کیا جاتا۔ اور بار بار زمینداروں کو ایک ہی نقصان پر جرم لے ارا کرنے پڑتے ہیں۔ جنگل سے قیمت پر وخت حاصل کرنے کے وقت بھی فارسٹ علاقہ کو ایک روپیہ فی وخت موس لگائی ادا کرنی

پڑتی ہے۔ درختوں کی قیمتوں میں بھی پہلے کی نسبت دو چندان اضافہ ہو گیا ہے۔ زمینداروں کو قیمت پر بھی ہر وقت وخت نہیں مل سکتے اس واسطے جنگل کا نقصان ہو رہا ہے۔ فارسٹ اور ریجر کو دورہ کے وقت ایک روپیہ فی گھر اگر نڈازہ اکٹھا کر کے نہ دیا جائے۔ تو مصنوعی نقصان جنگل کی اشذجات مرتب ہو کر سام گاؤں پر جرات پڑتا ہے۔ گھاڑ علاقہ مختلف نڈازوں علاوہ ایک روپیہ نقد فی چوٹھا کے حساب سے ماہانہ میں اور سیر کہن فی چوٹھا بلکہ ورساون منڈہ ماہ ساون میں وصول کرتا ہے۔

محکمہ جوڈیشل

کی بد عنوانیاں ناگفتہ بہ ہیں۔ ایک مظلوم شخص تھانہ اور تحصیل کے حکام کے انصاف سے مایوس ہو کر جب مجسٹریٹ صاحبان کی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ تو سب سے اول مجسٹریٹ صاحب کے ادلی کی مٹھی گرم کرنی پڑتی ہے۔ جب کہیں اندر جانے کی اجازت ملتی ہے۔ کرہ عدالت کے اندر پہنچنے پر ایڈ اور ریڈ صاحبان کو تدریش کرنی پڑتی ہے۔ تب استغاثہ مجسٹریٹ صاحب کے رو برو پیش ہوتا ہے۔ تو مجسٹریٹ صاحب فریادی کے بیانات قلمبند کرنے کے لئے کوئی اگلی تاریخ مقرر فرماتے ہیں۔ مگر بیانات ابتدائی کے اندراج کے لئے کئی کئی تاریخوں پر فریادی کو دوہرے تین تین دن کی پیدل مسافت طے کر کے آنا پڑتا ہے۔ تب بیانات قلمبند ہوتے ہیں۔ پھر سرسری شہادت پیش کرنے میں کئی کئی ماہ گزر جاتے ہیں۔ اس آٹنا میں یا تو گواہ درغلانے جاتے ہیں۔ یا ملازم علاقہ غیر میں فرار ہو جاتا ہے یا فریقین سے کوئی ایک مر جاتا ہے۔ دیوانی مقدمات میں بیج صاحبان قانون ساہوکارہ کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ اور ساہوکار نوازی کا پورا پورا ثبوت پیش کر کے زمینداروں کے خلاف حسب خواہش ساہوکاراں خوب ڈگریاں صادر کرتے ہیں۔ ماتحت عدالتھائے کی اپیل بیج صاحب کی عدالت میں متبہ تاک؟ اڑ نہیں ہو سکتی۔ جب تک سیرٹ کلرک اور ریڈر صاحب کو باقاعدہ خوش نہ کر لیا جائے۔ اس کے بعد کئی کئی سال تک لوگوں کو خراب ہونا پڑتا ہے۔ سزا یافتہ اپیل کنندگان میں سے بعض خوش قسمت تو سزا بھگتنے کے بعد گھر سے آکر اپیل کا فیصلہ سنتے ہیں۔ اور بعض کی رو میں حصول انصاف کے انتظار میں ہی جیل کی چار دیواری کے اندر قفس عسقری سے پہاڑا کرتی ہیں جیت بیج صاحب کے فیصلہ کی ناراضگی کا اپیل وزیر صاحب بہادر کے ہاں دائر ہوتا ہے۔ جنہیں کثرت کار کیوجہ سے سالوں تک سماعت اپیل کا موقع ہی نہیں ملتا۔ اگر کوئی فیصلہ ہو بھی جائے۔ تو وہ سرسری سرکار والا مدار کے مخطوطوں اور شورہ سے ہوتا ہے۔ تاکہ پھر اپیل کی گنجائش باقی نہ رہے۔ اور انصاف کا دروازہ بند ہو جائے۔

محکمہ مال

میں بھی سخت بے انتظامی ہے۔ اس محکمہ کا ہر ایک افسر و اشی ہے ماتحت عملہ کا تو ذکر ہی کیا۔ جس طرف دیکھو ایک دوکان دار کی طرح انصاف کی خرید و فروخت ہو رہی ہے۔ زمینداروں کو ہر طرح سے تباہ و

ٹیکس قلی کور

ریڈیٹنسی کے وقت میں انسداد بھگار کے واسطے رعایا سے ایک پیسہ فی روپیہ مالیک کے ہمراہ وصول کیا جاتا شروع ہوا تھا اور اس وقت سے لیکر آج تک دستور جاری ہے اگر اہل لیاں پر پچھ کی خوش قسمی شامل حال ہوتی تو امید تھی کہ کبھی کا یہ رسوم طریقہ دور ہو گیا ہوتا مگر افسوس کہ ریڈیٹنسی کے بعد اس طرف کسی سنے توجہ نہیں کی اور جبری بھگار سے ابھی تک رعایا کو نجات نہیں ملی اور ٹیکس بھی دستور وصول ہوتا چلا جا رہا ہے سال رواں کا ٹیکس یہ ہے

تحصیل جوہلی	- 1547	تحصیل سندھوتی	- 1503
تحصیل منڈر	- 1046	تحصیل باغ	- 1450
علاقہ تنکیال	- 312	میزان کل	- 5862

ٹیکس نکاح خوانی

مسلمان لڑکیوں کی شادی پر الر فی نکاح ٹیکس وصول کیا جاتا ہے جسکی سالانہ آمدنی ایک ہزار روپیہ کے قریب ہے۔ نکاح خوانوں کی پڑتال کی واسطے جو قاضی گرد اور ضرر وغیرہ حملہ مقرر ہے ان کا کل ۲۰۰ روپیہ سالانہ خرچ ہے۔ بقیہ روپیہ داخل خزانہ ہوتا ہے۔ اور سالانہ پانچ سال رقم جمع ہوتی ملی جاری ہے ہندوؤں سے شادی کے موقع پر کوئی ٹیکس وصول نہیں ہوتا۔

ہندو و قیومدار

یہاں ہندو اور مسلمان دونوں قومیں آباد ہیں۔ ہندو حاکم اور مسلمان محکوم ہیں۔ گورنر کی طرف سے ہندوؤں کو سخت ترین جرم ہے۔ مگر مسلمان اخلاقی طور پر بھی نہ کبھی اس طرف مائل ہوئے۔ اور نہ آئینہ قتال ہے مگر یہ اتہائی ظلم ہے۔ کہ بھٹی بکری کا گوشت جو ہندوؤں کے نزدیک بھی قابل احترام نہیں۔ ہندوؤں کو آزادی سے استعمال میں لانے کی اجازت نہیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل ہندو تیلوہاؤں پر مسلمان قصاب بھٹی بکری ذبح کر سکتے ہیں۔ نہ فروخت کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی کوئی مسلمان کھا سکتا ہے مگر تک ذبح کرنے کی اجازت نہیں

(۱) ہر قمری جینے کی پہلی تاریخ منگرات پر (۲) ہر قمری جینے کی نویں تاریخ اکاوشے پر (۳) ہر قمری جینے کی تیرہ تاریخ پر (۴) ہر قمری جینے کی ۲۸ تاریخ سیا پر (۵) شاہی خاندان پونچھ و جوں کے تلم مہراؤں کی ساگرہ کے دنوں پر (۶) رام ٹومی اور جنم اشٹمی کے تیوہاروں پر یہ ان دنوں پر اگر کسی مسلمان کی بھٹی بکری کسی مہراؤں کی وجہ سے قریب لگے ہو تو اس کو بھی ذبح نہیں کر سکتا بصورت عداوت درزی باقاعدہ چالان ہو کر سزا ہوتی ہے۔

میزان آمد و خرچ سال گزشتہ

آمدن = 3 - 1186167
خرچ = 10 - 1226370
خرچ کی مجموعی تفصیل یہ ہے کہ مہراؤں شاہی خاندان کو تنخواہ

کا نام و نشان بھی نہیں۔ محض رعیت کو ذبح کرنے کی خاطر شکار گاہ بنا رکھی ہیں۔ اگر خدائے خواستہ کسی زمیندار کی بھٹی بکری بھاگتی ہوئی شکار گاہ میں سے گزر جائے۔ تو ملازمان شکار گاہ جب تک بکری کی قیمت کے مساوی رقم وصول نہ کر لیں غلامی نہیں کرتے۔ ان شکار گاہوں میں انسان کو بھی گزرنے کی ممانعت ہے۔ اگر کسی جنگل میں کسی انسان کا ریکھ سے مقابلہ ہو جائے۔ اور حفاظت خود اختیار کی کے سلسلہ میں ریکھ کو مار ڈالے۔ تو ریکھ صاحب کا باقاعدہ پوسٹ مارٹم ہوتا ہے۔ اور وہ شخص سزا یاب ہوتا ہے۔ اور اگر ریکھ انسان کو مار ڈالے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اس حکمہ کا انچارج انسر بھی ایک کھتری ہے۔ اور اسکو بھی زمینداروں سے وہی ہمدردی ہے جو اس کے دوسرے کھتری بھائیوں کو ہوا کرتی ہے

بلیوں صدی کا جزیہ

ہندو اگر اس علاقہ میں مال مویشی رکھیں۔ تو انہیں کسی قسم کا ٹیکس ادا نہیں کرنا پڑتا۔ اور اگر مسلمان مال مویشی رکھیں۔ تو ان سے فی مہینہ غیر فی بھٹی بکری ایک آڈ ٹیکس لیا جاتا ہے جس کا نام ترنی ہے۔

سال رواں یعنی ۱۹۳۲ بکری کے ٹیکس ترنی کی آمدنی

تحصیل جوہلی	- 182851	تنکیال پڑاہ	- 36601
تحصیل باغ	- 86281	تحصیل سندھوتی	- 8575
تحصیل منڈر	- 164331	میزان کل	- 558211

صنعت و حرفت کی بیخ کنی

مہذب ممالک میں صنعت و حرفت کو ترقی دینے کے لئے اہل حرفت کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ مگر یہاں معاملہ برعکس ہے۔ علاقہ پٹاڑی ہے۔ اور قدرت نے اس میں صنعت و حرفت کی ترقی کے تمام وسائل مہیا کر رکھے ہیں۔ مگر یہاں بجائے حوصلہ افزائی کے اٹا اہل حرفت پر ٹیکس لگایا جاتا ہے۔ یہاں ہر مکان۔ لوہار۔ درزی۔ جھام۔ سوچی۔ سب ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ اس ٹیکس کا نام محرف ہے۔ سال رواں کی اس ٹیکس کی آمدنی حسب ذیل ہے۔

تحصیل جوہلی	- 14061	تحصیل منڈر	- 15981
تحصیل باغ	- 60991	تحصیل سندھوتی	- 9861

میزان کل = 15089
پرانی قسم کی پن چکیاں جن کو یہاں کی اصطلاح میں جندرا کہا جاتا ہے۔ انا پیسے کے کام آتی ہیں ان پر بھی ٹیکس عائد ہے سال رواں کا ٹیکس جندرات ذیل میں درج ہے

تحصیل جوہلی	- 1121	علاقہ تنکیال	- 9
تحصیل باغ	- 10521	تحصیل سندھوتی	- 5911
تحصیل منڈر	- 5641	علاقہ کپڑ	- 701

میزان کل = 3272

کیا جا رہا ہے۔ مثال کے طور پر بروئے تو اعد بند دست آئینی برن و بیج اراضی میں یہاں راجہ صاحب بہادر کی اجازت حاصل کرنی لازمی ہے مگر ذرا ملاحظہ فرمائیے۔ کہ صرف حصول اجازت برن و بیج میں کس قدر وقت اور روپیہ صرف کرنا پڑتا ہے۔ ابتدائی درخواست پر کورٹ میں ایک روپیہ اردنی پیش کنندہ درخواست کو چار آنے۔

اس کے بعد چیف ریونیو انسر درخواست مذکور متعلقہ پٹواری کے پاس بمراد شمول کاغذات بھیجتا ہے۔ پٹواری صاحب کم از کم پانچ روپے لینے کے بعد کاغذات متعلقہ شامل درخواست کر کے تحصیل میں بھیج دیتا ہے مگر تحصیلدار صاحب بھی پانچ روپے سے کم نہیں لیتا۔ ملحقہ اسامیوں کے بیانات رضامندی قلمبند کرنے پر فی آسامی کم از کم دو روپے تحصیلدار صاحب کی آخری رپورٹ پر کم از کم دس روپے نذرانہ اس کے بعد پھر یہ مثل مکمل ہو کر چیف ریونیو انسر کے دفتر میں بھیجی جاتی ہے۔ یہاں ریڈر صاحب کو پانچ روپے اور چیف ریونیو انسر صاحب کو کم از کم دس روپے پھر بعد رپورٹ یہ مثل وزارت عالیہ میں پونجی ہے۔ یہاں کا محروم ایک بھی ایک روپیہ سے کم نہیں لیتا۔ وزیر صاحب کا ریڈر بھاریہ اچھا آدمی ہے پانچ روپے سے زیادہ نہیں لیتا اور نوٹز مثل راجہ صاحب کے دفتر میں بھیج دیتا ہے۔ وہاں سے مثل منظور ہو کر علی الترتیب محکمہ مال میں واپس بھیجتی ہے۔ یہاں گورنر ٹیکس بیج مقرر کو دس روپے دینے کے بغیر مل نہیں سکتا۔ گویا صرت راجہ صاحب کی منظوری حاصل کرنے میں کم از کم ستر روپیہ علاوہ قیمت خرچ کرنے کے دینے پڑتے ہیں۔ اور وقت کا نقصان اور سب کی خوشامدیں عیبہ حصول اجازت تو توٹوٹ میں بھی بالکل اسی ترتیب سے کم از کم ایک صد روپیہ تک خرچ کرنا پڑتا ہے۔ ال انسر صاحب اور اسٹنٹ مال انسر صاحب کو کھتری ہیں اور سب پر بخوبی روشن ہے۔ کہ کھتری زمینداروں کے کس قدر دوست ہوا کرتے ہیں زمینداروں کی زمینیں

ترغیب میں دھڑا دھڑا نیلام کرنے کے احکام صادر ہو رہے ہیں چپاڑ اور بھگار کی معون خدمات بھی اسی حکمہ کے ذریعہ سر انجام پاتی ہیں۔ تحصیلداران علاقہ ایک ایک انتقال کی تصدیق کے لئے دس روپیہ سے پچاس روپیہ تک وصول کرتے ہیں۔ مگر وہ علاقہ دورہ کے وقت رقم کثیر زمینداران دیہ سے بذریعہ باچھ وصول کرتے ہیں پٹواریان علاقہ تو بالکل خوار سطلق ہیں۔ مگر داوری فی آسامی ایک روپیہ فصلانہ فی آسامی چار سیر غلہ۔ سادون بنڈہ فی آسامی زمینداروں سے ایک سیر کھن مستقل طور پر وصول کرتے ہیں۔ مال شماری کے وقت بھی ہر ایک شخص سے منقول نذرانہ وصول کیا جاتا ہے۔ ورنہ ایک ایک کی جگہ تین تین مہینے درج ہو کر ٹیکس ترنی وصول کیا جاتا ہے۔

حکمہ شکار گاہ

اس کا مقصد اولین سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ دیہاتی زمینداروں کے ایشیہ راجا گاہوں کو بند کر کے ان میں سوزوں اور جنگلی زندگی کی پرورش کجائیے۔ بعض گاؤں میں بہت سی بھٹی

اس کا مقصد اولین سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ دیہاتی زمینداروں کے ایشیہ راجا گاہوں کو بند کر کے ان میں سوزوں اور جنگلی زندگی کی پرورش کجائیے۔ بعض گاؤں میں بہت سی بھٹی

اس کا مقصد اولین سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ دیہاتی زمینداروں کے ایشیہ راجا گاہوں کو بند کر کے ان میں سوزوں اور جنگلی زندگی کی پرورش کجائیے۔ بعض گاؤں میں بہت سی بھٹی

اور الاؤنس کی صورت میں دو لاکھ سے کچھ اور سالانہ ملتا ہے۔ شادی عتی کے واسطے ایک لاکھ روپیہ کا بوجھ خزانہ پر لگایا گیا۔ گویا کل آمدنی کا ایک حصہ تو صرف شاہی خاندان کے مصارف میں لایا جاتا ہے۔ ایک حصہ محکمہ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کی بھینٹ چڑھ جاتا ہے اور یہ روپیہ بھی سرسٹے شاہی محلات کی تعمیر و آرائش کے باقی پبلک کے کاموں میں بہت سی کم خرچ ہوتا نظر آتا ہے۔ بقیہ نصف میں سے پانچ لاکھ روپیہ کے قریب افسروں اور اہلکاروں کو تنخواہوں اور سفر خرچوں کی صورت میں بٹ جاتا ہے اور جو سو لاکھ روپیہ ان سب اخراجات کے بعد بچ جاتا ہے صرف وہ ہی بھیضہ تعلیم و سیکولر رفقاء عام کے کام میں خرچ ہوتا ہے۔

تفصیل مندرجہ ذیل آمد و خرچ سال گذشتہ

نام محکمہ	پائی گئے پونے
ممکنہ مال	آمدنی 478585-4-0 خرچ 68735-3-3
کسٹم	آمدنی 362589-1-2 خرچ 50252-2-4
آبکاری	آمدنی 46588-15-0 خرچ 2466-11-3
جنگلات	آمدنی 108456-12-3 خرچ 44357-13-6
سود	آمدنی 103237-8-1 خرچ 0-0-0
پرائمری نوٹس۔ دار بانڈز۔ لائسنس۔ میٹروپولیٹن۔ تقاری۔ حفری	آمدنی 40661-6-0 خرچ 1333-7-0
اشاپ	آمدنی 10754-2-9 خرچ 38589-2-9
جودیشل	آمدنی 4197-9-6 خرچ 19131-8-0
جیل	آمدنی 1237-5-9 خرچ 53806-5-0
پولیس	آمدنی 50-2-6 خرچ 13565-5-0
مشنری	آمدنی 27167-6-3 خرچ 450-0-2
متفرق	آمدنی 3231-14-0 خرچ 255756-8-6
پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ	آمدنی خرچ 6668-1-0

نام محکمہ	پائی گئے پونے
ٹیکس سالانہ	آمدنی خرچ 5797-12-0
ٹیکس سالانہ	آمدنی خرچ 231-5-0
پرائمری نوٹس	آمدنی خرچ 210706-12-11
جنرل ایڈمنسٹریشن	آمدنی خرچ 63444-1-9
تعلیم	آمدنی خرچ 52128-5-0
ہسپتال	آمدنی خرچ 68275-15-2
مہمان نوازی	آمدنی خرچ 17342-11-9
دھرم راتھ	آمدنی خرچ 27819-6-6
صحت	آمدنی خرچ 29160-14-6
ملازمی	آمدنی خرچ 53781-1-6
غیر متفرق	آمدنی خرچ 99719-8-8
میزان کل	آمدنی 1186167-7-3 خرچ 1226370-10-0
نامہ ہوار مستقل الاؤنس	آمدنی خرچ 233/5/4
جناب شاہکارین سنگھ صاحب	آمدنی خرچ 100-0-0
جناب مبارک سنگھ صاحب	آمدنی خرچ 73-0-0
جناب بگت سنگھ صاحب	آمدنی خرچ 73-0-0
جناب نہال سنگھ صاحب	آمدنی خرچ 250-0-0
جناب شاہکارین سنگھ صاحب	آمدنی خرچ 98-8-0
جناب پریم سنگھ صاحب	آمدنی خرچ 30-0-0
جناب شاہکارین سنگھ صاحب	آمدنی خرچ 65-0-0
جناب کرپادام صاحب	آمدنی خرچ 25-0-0

میاں پختہ سنگھ صاحب
 نازکوندہ صدر دفتر و کینزنگٹن کا مہم خدمت نگاران
 الاؤنس ملازمان جو آرائی صاحبہ جی
 ٹیوٹر سہری راجکار صاحبہ سہری
 الاؤنس ملازمان سہری کھدیو سنگھ صاحب
 الاؤنس ملازمان ڈیوٹی جیوں
 پنڈت وشوانامہ صاحب
 شراہ سہری کھدیو سنگھ صاحب
 الاؤنس افسر ڈیوٹی
 پولیس گارڈ
 الاؤنس ملازمان سہری رانی صاحبہ راج ماما جی
 شراہ سہری رانی صاحبہ
 الاؤنس ملازمان سہری رانی صاحبہ بلاپیو
 شراہ سہری رانی صاحبہ بلاپیو
 ملازمی سہری رانی صاحبہ دہامی کلاں
 شراہ سہری رانی صاحبہ دہامی کلاں
 آمدنی میں کمی
 مطابق پونچھ ایڈمنسٹریشن رپورٹ ستمبر ۱۹۳۱ء
 ریاست ہذا کی سالانہ آمدنی ستمبر ۱۹۳۱ء میں ۱۳۱/۱۳/۱۲ تھی
 جو اب گھٹ کر ۱۱۸۶/۱۶/۷ روپیہ تک پہنچ چکی ہے جس کے
 اسباب یہ ہیں۔
 (۱) ریڈیو ٹیلی ویژن کے وقت ٹریڈ اور قابل افسر حکومت ہند سے
 مستعار لئے جاتے تھے جو روشن خیالی اور بروقت آمدنی بڑھانے
 میں کوشاں رہتے تھے۔ (۲) جب سے ریڈیو ٹیلی ویژن اٹھ گئی اور وہاں
 جوں کثیر سے افسرانے شروع ہوئے۔ ان میں اکثر ان ٹریڈ اور تنگ
 خیال تھے۔ انہیں پونچھ گورنمنٹ سے عملی طور پر کوئی بہتری نہ تھی
 اور نہ ہی یہاں کسی کے آگے صحیح معنوں میں جوابہ تھے۔ اس سلسلے
 انہوں نے کبھی آمدنی کی ترقی کے وسائل پر غور کرنے کی وجہ سے
 گوارا ہی نہیں کی۔ (۳) ریڈیو ٹیلی ویژن کے بعد تعصب اور نالائی تقان
 آدمیوں کو ترقیاں دے دیکر اعلیٰ عہدوں پر مامور کیا گیا۔ جو عامی اور
 رعایا پونچھ کے واسطے جس طرح مسرت و مسرت رہا ہے۔ اسی طرح
 پونچھ کی سالانہ آمدنی کے کم کرنے میں بھی مہم تعاون بنے۔ (۴)
 ریڈیو ٹیلی ویژن کے بعد دو عملی کا دور دورہ رہا۔ یعنی نہ مستقل طور پر قوانین
 جوں پر عمل کیا گیا۔ اور نہ تمام قوانین پر (۵) اول تو یہاں ضرورت
 سے زیادہ حکمے قائم ہیں۔ مزید برآں حکمے میں اسٹنٹ کا آخر خرچہ
 ریاست پر مزید بوجھ کا باعث ہے۔ (۶) ریڈیو افسر جو ترقی کے وسائل
 پر غور کرنے کے قابل ہیں ان ٹریڈ افسروں کے ماتحت بطور اسٹنٹ
 رکھے گئے ہیں اور ان سے تنخواہ کے عوض کوئی کام نہیں لیا جاتا
 (۷) بعض روایتی عہدوں پر زیادہ ملتی بھر مار ہے۔ (۸) مصارف

کی کمی کے سوال پر تحقیق کا کھپاڑا تعلق نخواستہ ہوا ہے پھر اس میں
سایہوں اور محروموں پر چھایا جاتا ہے اور بڑھے بیکاران ٹرینڈ آفٹر
جن کو کسی بار ریڈیٹنسی اور مختلف وزارتوں نے سر دس کے بالکل
نا قابل قرار دیا۔ ان کو پنشنوں پر ریٹائرڈ کر کے ٹرینڈ ٹو جوائن
اسٹنٹ افسروں کو جو کم تنخواہوں پر کام کر سکتے ہیں کام کرنے
کا موقع نہیں دیا جاتا۔

مسلمان اور ملازمتیں

قریباً چالیس بڑے افسر جن میں تحصیل دار بھی شامل ہیں
یہاں کے مختلف اعلیٰ محکموں کے انچارج ہیں۔ ان میں سے سو تحصیلدار
کے صرف سات مسلمان اور باقی سب غیر مسلم ہیں۔ ماتحت عمال میں مسلمان
کا تناسب غالباً اس سے بھی کم ہے۔

رشوت

رشوت کی اس قدر گرم بازاری ہے۔ کہ جس کا کوئی ٹھکانا
نہیں۔ یہاں چارپانچ ایسے افسر آج کل موجود ہیں۔ جو ابتدا میں عمومی
معمولی تنخواہوں پر ملازم ہوئے۔ دوران ملازمت میں نہایت شانہ
زندگی بسر کی۔ اولاد کو اعلیٰ تعلیم دلائی۔ وطن میں فلک بوس محل
طیارے کرائے ہزار ہا روپوں کی جائیدادیں اور زمینیں خریدیں۔ اور اس
وقت زیورات کے علاوہ کافی نقد سرمایہ ہندوستان کے مختلف
جگہوں میں ان کا جمع ہے۔ ان کے علاوہ ہر قبیل تنخواہ کا ریاستی ملازم
نہایت شانہ و شوکت کی زندگی بسر کرتا ہے۔

دھرم ارتھ فنڈ

اس وقت بھی دہریش متاجان کے واسطے دھرم ارتھ کے نام
سے ایک محکمہ قائم ہے جس کا اکتیس ہزار روپیہ سالانہ بجٹ میں
رکھا جاتا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔
دھرم ارتھ مستقل دھرم ارتھ غیر مستقل دھرم ارتھ کشادہ
10,000/- 11,000/- 10,000/-
دھرم ارتھ مستقل کے فنڈ سے 94 فیصدی آبادی رکھنے
وائے مسلمانوں کو صرف 8/9/10 ہزار دیا جاتا ہے۔ باقی
سب برادران وطن کی پرورش و امداد پر صرف ہوتا ہے۔ دھرم ارتھ
غیر مستقل سے سوائے ایک ہزار روپیہ عطا فرمودہ سال گذشتہ
کے گھسی کسی مسلم معابد پر کچھ صرف نہیں ہوا۔ بلکہ یہ سب روپیہ مینا دل
اور دھرم شالوں کی تعمیر و مرمت پر خرچ ہوتا ہے۔ دھرم ارتھ کشادہ
کا سری راجہ صاحب بہادر خود اپنے ہاتھوں دان کرتے ہیں۔ اس
کی تفصیل شایع نہیں ہوتی۔

محکمہ کسٹم

محکمہ کسٹم کے تعلق بھی مختصر سی کیفیت پیش خدمت ہے
محالدار اور انسپکٹران کسٹم نے علاقہ میں ادرھم چار کھا ہے۔ محال
کسٹم پر ستر زمین کی چوروں اور ڈاکوؤں کی طرح نہایت ذلت سے
تلاشی کی جاتی ہے۔ بعد تلاش اگر ملازمان محال کو بد رویہ نڈرانہ خوش

دکھا جائے۔ تو محصول ڈنگن سے زیادہ چارج کیا جاتا ہے محصول کسٹم
پہلے کی نسبت بلاوجہ دو چند کر دیا گیا ہے جو لوگ وہو کوں میں اپنے
علاقہ کے اندر مال مویشی لے جاتے ہیں۔ ان سے ضمانت لی جاتی
ہے۔ اور تم یہ ہے۔ کہ اگر کوئی مویشی تقدیراً ڈھوک میں مر جائے۔ تو
واپسی پر مرنے کی شہادت گزارنے پر بھی ضمانت واپس نہیں دی
جاتی۔ جب تک کہ مردہ مویشی کا سر اور چمڑا محالدار کو نہ دکھایا جائے
پہلے تو اس محکمہ میں بعض مسلمان اہلکار نظر آجایا کرتے تھے مگر اب
مسلمان ملازمین کو نکالا جا رہا ہے۔ اور ان کی جگہ ہندوؤں اور سکھوں
کو بھرتی کیا جا رہا ہے۔ اندازہ ہے کہ اگر یہی حالت رہی۔ تو بہت جلد
یہ محکمہ بھی مسلمانوں میں خالی ہو جائیگا۔ اسی محکمہ کا انٹر اعلیٰ دھرم ارتھ
فنڈ کا بھی انچارج ہے۔ جو مسلمان محتاجوں یتیموں اور بیواؤں کی
دوختوں کا نہایت تنگ آمیزہ الفاظ میں جواب دیتا ہے۔

موجودہ شورش کے اسباب و علل

روڈ اور درجہ بالا کے مطالبہ سے آپس پر حیران ہونے ہو گئے۔ کہ
آج کل اس سرزمین بے آئین کے 94 فیصدی مسلمان کن کن مصائب
سے دوچار ہوتے چلے آئے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ بوجہ قلت دولت
اور مختلف قسم کی پابندیوں کے تمام امور پر کما حقہ روشنی نہیں ڈالی
جاسکی بہت سی باتیں ایسی ہیں جو تحریر سے رہ گئی ہیں۔ اور جن کے
سننے سے بدن کے رنگ گھٹے گھٹے ہو جاتے ہیں۔ اور کوئی وحشی سے
وحشی ملک بھی اس مہینوں صدی میں ایسے مظالم کی مثال پیش
نہیں کر سکتا۔ مزید برآں پریم کی آزادی قطعی مفقود ہے۔ اور بیچ
پر آدانا تقریر کرنے کی کیکو بھال نہیں جو نہی لب کشائی کی جیل
خانہ اور جلاوطنی کی سزائیں سر پرند لانا شروع ہو جاتی ہیں۔ حالات
گذشتہ آبیڑ چھکے عہد حاضرہ کا نظم و نسق بھی گوش گزار ہو چکا
مستقبل کی خدا جانے۔ یہی وہ مصائب و تکالیف ہیں جو عرصہ قریب
ایک سو سال سے یہاں کی مسلم آبادی کے واسطے سولہاں درج نبی ہوئی
ہیں ہندوستان نصف صدی سے آزادی کی جدوجہد کر رہا ہے کشمیر میں
بھی عرصہ ایک سال جو حقوق طلبی کی خاطر اہل چل چلی ہوئی ہے۔ اس لئے
یہ یقینی امر تھا۔ کہ رعایا نے پونچھ جن کے گرد و محول میں چاروں طرف
حصول حقوق کا غلغلہ بلند ہے۔ متاثر ہوئے بغیر وہ کسے چنانچہ ان ہی
مظالم سے نجات حاصل کرنے کی خاطر اس کے دل میں بھی انگ پڑا
ہوئی۔ کہ وہ بھی جدید اصلاحات جو سبوں کشمیر میں نافذ العمل ہوئی ہیں
ان سے بہرہ اندوز کی جائے۔ مگر برادران وطن کو یہ کب گوارا تھا۔ کہ
مسلمانوں کے وہ حیوانوں سے بدرکام لے رہے ہیں۔ اور جن سے غلامانہ
خدمات بلا معاوضہ حاصل کرتے چلے آ رہے ہیں۔ وہ بھی انسانی حقوق
حاصل کر سکیں۔ انہوں نے مسلمانان پونچھ کی عملی زندگی میں ذرا سی حرکت
پیدا ہوتے دیکھ کر حسب دستور سابق ایک باقاعدہ منظم سازش کے تحت
مسلمانوں کو حقوق طلبی سے محروم رکھنے کے لئے ایسی زبردست چال چلی
کہ خدا کی پناہ۔ اول تو ساہوکاران علاقہ کو خفیہ طور پر تشکیب دی گئی کہ

تم لوگ اپنا مال و اسباب شہر پونچھ میں ہندوؤں کے اہل لاکر محفوظ
کر دو اس کے بعد اسی سازشی پارٹی نے سری حضور راجہ صاحب
کو مختلف قسم کی انوار میں ساکر قلعہ میں چلے جانے پر مجبور کیا۔ ادھر
علاقہ راجوری بھٹنہ کوٹلی کے تاثرات نے اور مرکزی حکومت کی کمزوری
نے بعض بدعاش رجائیم پیشہ اشخاص کے جو ہمیشہ ایسے مواقع کی
تلاش میں رہتے ہیں جو صلے بڑھانے۔ اور انہوں نے ایک تحصیل کے اس
میں مختلف گاؤں میں جہاں ان کو ایک آدھ دوکان ملی۔ لڑھکے کا
نقد کیا۔ دوکانیں تو پہلے ہی خالی ہو چکی تھیں۔ اس سے وہ ڈاکو اور برفروختہ
ہوئے۔ اور آگ لگانی شروع کر دی۔ مگر یہ محض ایک ساہوکارہ اور
زمیندارہ تصادم تھا۔ برادران وطن نے اس موقع سے اور بھی فائدہ
اٹھایا۔ اور بقیہ ہندو رعایا جو صدیوں کی نسبتاً بعد نسبتاً اس علاقہ میں
آباد تھی۔ اور جس سے کسی کو پرغاش نہ تھی۔ خاص اثر پیدا کرنے
کے لئے شہر میں لاکر آٹھنی کر دی۔ ساتھ ہی باہر سے سکھوں کے مسلح
جتنے شہر میں حفاظت کے بہانہ سے منگوائے۔ اور اگر راجہ صاحب
وزیر صاحب کا تدبیر رعایا کے شامل حال نہ ہوتا۔ تو اس سازشی پارٹی
نے شہر کے خوب بہتے مسلمانوں کو ان سکھوں سے تہ تیغ کر دیا ہوتا
ساتھ ہی مسلمانوں کی خوش قسمتی سے سرسبز جاڑوین فنانس منسٹر صاحب
کشمیرہ فروری کورٹ کے دس بجے نوج کا ایک دستہ جوں سے
لیکچر پینچ گئے جنہوں نے پچھم خود تمام شہر کے مسلمانوں کو ہتلا اور
ہندو سکھوں کو بندوق بستول۔ تلوار۔ کرپان۔ تبر۔ اور بھیسوں
سلیح دیکھ کر اظہار حیرت اور تعجب کیا۔ پھر موصوت یہاں قریباً دس
دن مقیم رہے۔ اور مطالعہ حالات سے انہیں ثابت ہو گیا۔ کہ یہاں
کے مسلمان واقعی ایک منظم سازش کا شکار ہوئے ہیں۔

سری حضور راجہ صاحب بہادر پونچھ کے التماس
اب راجہ صاحب بہادر سے مؤذبانہ التماس ہے۔ کہ رعایا کو کھانا۔ اور اعلیٰ
آگنی ہے۔ شدت مالک ہمارے حال پر دم فرماتے ہوئے باہر سے آئے ہوئے ساہوکار
پیشہ اور ملازم سادھی لوگوں کو ملک سے ان کو تباہی برباد ہوئی ہے۔ یہاں
من حیث القوم آپ کے بچے و نانا اور ہاشام میں چند ڈاکوؤں کی ذمہ داری
لینے چار لاکھ مسلمانوں پر عائد نہیں ہم دل و جان سے تمہاری ہے۔ کہ چوروں
ڈاکوؤں کو سزا دی جائے۔ مگر ساتھ ہی فتنہ پرداز اور سازش کنندگان
سے بھی علاوہ ڈاکو پاک کیا جائے ہیں حضور کی ذات متودہ صفات
بھر دے ہے۔ کہ آپ اصلاح ملک کی طرف جو قدم بھی اٹھائیں گے۔ ہمارے ہاتھ
گلیسنی کمیشن

اس سلسلہ میں اسد عالم کو گلیسنی کمیشن کے اساتذہ کو بھی انوارہ متوجع میں
لازمی طور پر لائے۔ تاکہ جن اصلاحات کا جنوں کشمیر میں نفاذ ہو۔ لکھا جا سکے
پر بھی الملاق ہو۔ دم جنوں کشمیر میں ذمہ دار اسلی کا قیام ہو جس میں پونچھ کے
شاید سے بھی لئے جائیں۔ سو تم۔ پونچھ میں بھی کونسل قائم کی جائے جسکا
تعلق مرکزی حکومت سے۔ اسی طرح ہر جس طرح آئینہ صوبوں کی کونسلوں
کام کر کے ہر گا۔ دونوں مجالس میں منانندگی لیا جائے سب آبادی ہو

اتحاد کمیٹی پونچھ کی حقیقت

پونچھ میں ہندو سبھا - سنگھ سبھا - آریہ سماج اور اسلامیہ
 انجمن کے اعلیٰ ممبروں پر مشتمل ایک اتحاد کمیٹی قائم کی گئی تھی۔
 جس کی غرض ریاست میں امن قائم کرنا تھا۔ مگر افسوس کے
 ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہندو اور سکھ ممبروں نے قیام امن
 کی کوشش کرنے کی بجائے مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں میں
 جوش پیدا کرنے کی جدوجہد شروع کر دی ہے۔ چنانچہ حال
 ہی میں ہندو سبھا کی طرف سے ایک اشتہار شائع کر کے ہندوؤں
 کو بڑتال کرنے کی تحریک کی گئی۔ اور ہر تال کی وجہ یہ بتائی
 گئی کہ ٹھکیالہ وغیرہ میں ہندوؤں پر مظالم کئے گئے۔ اور
 ہندوؤں کی بے حرمتی کی گئی ہے۔

یہ اتحاد کمیٹی کے ہندو ممبروں کا تازہ کارنامہ ہے۔
 جس کی ایک غرض تو مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کے نفرت
 اور عصب کے جذبات میں اضافہ کرنا تھا۔ اور دوسری غرض یہ
 تھی کہ دوکانیں بند کر کے مسلمانوں کو کھانے پینے کی اشیاء
 خریدنے سے محروم رکھیں۔ مگر خدا کے فضل سے اب شہر میں
 مسلمانوں کی ہر قسم کی کمی گئی دوکانیں کھلی ہیں۔ ہندو ایک دن
 نہیں ایک سال تک ہر تال کر کے دیکھ لیں۔ کوئی مسلمان لہو کا
 نہیں مرے گا۔

جو لوگ اس طرح مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کو اشتعال
 دلانے کے سامان کر رہے ہوں۔ ان سے کس طرح توجیہ کی جاسکتی
 ہے۔ کہ وہ قیام امن کے لئے کچھ کر سکتے ہیں (نامہ نگار)

علاقہ میرپور کے مظالم کی ہم میں آمد

جہلم ۳ اپریل۔ جناب سید زین العابدین رضی اللہ عنہما
 شائندہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے آج صبح پور مظالم میں علاقہ میرپور
 کی تمام قیام گاہوں کا ملاحظہ فرمایا۔ اور ان کو تسلی دہی منتقلین
 سے انتظامی امور کے متعلق گفت و شنید کی۔ جس کے سلسلہ
 میں صدر صاحب امدادی کمیٹی نے ایک خیمہ کے لئے درخواست کی
 اور انتظام صفائی کے ناطیہ پیش ہونے کی شکایت کی۔ شاہ صاحب
 موصوف نے اسی وقت پر یزید ٹک صاحب، میونسپل کمیٹی کے پاس
 پورٹ کی۔ اور پر یزید ٹک صاحب نے افسر صفائی کو حکم دیا کہ
 کرسیا فوراً حکم دیا۔ خیمے کے متعلق شاہ صاحب نے وعدہ فرمایا۔
 کہ عہدہ سی انتظام کیا جائیگا۔ پٹ ناصرت جہلم

جائیں ہر سال تلف ہو جاتی ہیں۔ (۱۷) رقبہ جات مزدور
 سے مثل جوں دشمن رعایا کو درخت معنت کاٹنے کا حق حاصل ہونا
 لازمی ہے۔ (۱۸) ساہوکارہ بل جو رعایا کے واسطے اہر جنت
 ہے۔ باوجود جناب کے حکم کے یہاں پورے طور پر ناندہ اعلیٰ
 نہیں۔ جوں کو پابند کیا جائے۔ کہ وہ سختی سے اس پر عمل
 پیرا ہوں۔ (۱۹) مسلمان دکان کی بہت کمی ہے۔ اس کمی کو
 پورا کرنے کے لئے چیف ایچ صاحب کو توجہ دلائی جائے۔
 (۲۰) مسلمان طلباء کو دخلات بلحاظ تناسب آبادی عطا فرمائے
 جانے چاہئیں۔ (۲۱) فتنہ بردار اور متعصب اہلکاروں
 اور افسروں کو ملازمتوں سے غلط کیا جائے۔ (۲۲) صنعت
 العمر جوڑے افسروں اور اہلکاروں کو جواب صرف خزانہ پر
 بوجھ کا باعث بنے ہوتے ہیں۔ ریٹائر فرما کر نوجوان اسٹنٹ
 ٹرینڈ افسروں کو ان کی جگہ مقرر فرمایا جائے۔ (۲۳) بڑی
 بڑی تنخواہ دے افسروں کی تنخواہوں میں کمی کی جائے۔
 (۲۴) محکمہ پبلک ورکس پر سموت گیری کی جائے۔ اس کے
 فضول غلہ و اخراجات کو کم کیا جائے۔ (۲۵) مختلف چھوٹے
 چھوٹے محکموں کو تمام متعلقہ بڑے محکموں میں مدغم کر کے
 خزانہ کے بوجھ کو ہلکا کیا جائے۔

حضور والا شان

آپ پر بخوبی روشنی ہے۔ کہ زمانہ ہمیشہ یکساں نہیں رہتا
 آج دنیا کا چپہ چپہ انقلاب کی رو میں بہ رہا ہے۔ ملک کے
 امن و امان کو ہمیشہ بحال رکھنے کی تمنا۔ رعایا نے پونچھ کے
 فلاح و بہبود کی آرزو اور حضور کی فرمانبرداری کو نیک نیتی سے
 مد نظر رکھتے ہوئے بڑی عرق ریزی اور دماغ سوزی سے یہ
 نغمہ سابعصرہ پیش حضور ہے۔ حاشا دکلا۔ اس کی تیاری
 میں کسی ذات پر مطلق حملہ کرنا مقصود و مطلوب نہیں۔ امید
 ہے۔ کہ اس داستان مظلومیت کا ایک ایک حرف دلچسپی سے
 پڑھا جائے گا۔ اور امن و امان کو بحال و قائم رکھنے کے
 سلسلہ میں گھینی کمیشن اور حضور سے پوری پوری توقعات
 ہیں۔ کہ نہایت گہری ہمدردی سے مکمل غور و خوض فرمایا
 جائے گا۔ اگر ان تجا دین پر عمل درآمد ہو گیا۔ تو یقین ہے
 کہ یہاں کی چار لاکھ بے زبان رعایا فاش البال مہذب اور
 آب کا تک سرسبز و شاداب ہو کر افریقہ دنیا پر چلے گا۔

گر قبول اقتدر ہے عز و شرف
 خادم راغی فرمایا
 چشتی۔ متوطن پونچھ

چہارم۔ حسب دستور سابق ریڈیو تھی جوں کشمیر کے ماتحت
 یہاں بھی پھر ایک سینٹرل اسٹنٹ ریڈیو کوا قیام ضروری
 قرار دیا جائے۔

علاوہ ازیں مقامی طور پر مندرجہ ذیل معروضات بھی مسری
 راجہ صاحب پونچھ کی فوری توجہ کے قابل ہیں۔ (۱) رعیت کو
 مہذب راشی شیروں سے نجات دلائی جائے (۲) زمانہ سلفت کی
 طرح قابل۔ روشن خیال اور غیر متعصب افسروں کا تقرر بلحاظ تناسب
 آبادی عمل میں لایا جائے۔ (۳) ۹۶ فیصدی مسلم رعایا کے پرائمری
 مڈل اور انٹرنس پاس صاحب کو مناسب ملازمتیں بلحاظ تناسب
 آبادی عطا فرما کر جوصلہ افزائی فرمائی جائے۔ (۴) شعبہ تعلیم کو
 ترقی دے کر پرائمری مدارس میں توسیع فرمائی جائے۔ تحصیل
 سینٹر میں مڈل سکول۔ اور خاص راہد ہاتی پونچھ میں لڑکیوں کا
 سرکاری گرنر سکول کھولا جائے۔ (۵) بیگار اور چاہر سہ کارہ نہاد
 جس کا اس وقت کسی مہذب ملک میں رواج نہیں۔ آپ کے ملک
 میں موجود ہونا ایک کلنگ کا لیکہ ہے۔ اس کو بہت جلد دور فرمایا
 جائے۔ (۶) دہرم ارتھ فنڈ سے ہندو مسلمانوں کی بلحاظ تناسب
 آبادی امداد فرمائی جائے۔ (۷) محکمہ جنگلات کے مظالم ہندو
 افسروں سے رعایا کو چھڑایا جائے۔ اور قواعد جنگلات میں ترمیم
 کی جائے۔ (۸) شکار گاہوں کی تعداد ضرورت سے زیادہ ہے۔
 جو رعایا کے واسطے از حد مصیبت کا موجب ہے اگر صرف دو
 "اٹ" شکار کے واسطے محفوظ رکھ کر بقیہ تمام کو آباد کر دیا
 دیا جائے۔ تو نہ صرف رعایا ہی فائدہ کشی سے بچ سکتی ہے۔ بلکہ
 خزانہ سرکار میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے۔ (۹) محکمہ کسم کے
 نارو اسلوک سے رعایا کو بچایا جائے۔ اور مشینوں کے
 کسم پر نظر ثانی کر کے کم کیا جائے۔ (۱۰) ٹریفک کی از حد کٹا
 ہیں۔ بہتر ہوگا۔ اگر اور مصارف کو سردست کم کر کے پلے
 موٹر روڈ تیار کرائی جائے۔ اور اس سلسلہ میں رعیت سے بھی
 مناسب امداد حاصل کی جائے۔ (۱۱) حصول اجازت کو توڑ کے
 سلسلہ میں آسانیاں ہم پہنچائی جائیں۔ (۱۲) ٹیکس زکاج خوانی
 کو یا تو ہٹایا جائے۔ یا اس ٹیکس کی پس ماندہ آمدنی کسی اسلامی
 صورت پر لگائی جائے (۱۳) پریس اور سٹیج کی مکمل اور جائز آزادی
 ہونی لازمی ہے۔ (۱۴) ٹیکس مال مویشی یعنی ترقی کا صرف مسلمانوں
 پر عائد ہونا انتہائی ظلم ہے۔ یا تو ٹیکس دونوں ہندو مسلمان قوموں
 پر لگایا جائے۔ یا مسلمانوں کو کسی اور صورت پر تراز دیا جائے۔
 (۱۵) اکادمی وغیرہ تیوہاروں پر سرخ اور بکوسے کے گوشت کے
 استعمال میں مسلمانوں پر جو پابندیاں عاید ہیں۔ ہٹائی جائیں۔
 کیونکہ مسلمان مذہباً اور اخلاقاً اس پابندی کے مستحق نہیں۔ (۱۶)
 دریائے پونچھ۔ تیار۔ ماہل متصل ہاڑی گہل۔ میڈیٹری متصل
 ڈھرانہ پر پلوں کی تعمیر کی شد ضرورت ہے۔ بہت سی قیمتی

اجتہاد کے حوالے سے نئے نئے مسائل

مدرسہ احمدیہ کی ضرورت اور اس کا فائدہ احمدی جماعت کے قیام اور اس کی ترقی کے لئے ایسا بین ہے۔ کہ کسی تعلیم کے دوست کو اس کے تسلیم کرنے میں غدر نہیں ہو سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہ اللہ بنصرہ فرماتے ہیں

اگر حضرت مسیح موعودؑ نے کوئی کام دنیا میں کیا ہے اور آپ کا وجود دنیا کے اسلام میں کسی قسم کا تغیر پیدا کرنے میں کامیاب ثابت ہوا ہے تو پھر مدرسہ احمدیہ یا ایسی ہی کسی درسگاہ کے بغیر چارہ نہیں ہے۔

ہیں مدرسہ میں داخل ہونے کے لئے معیار قابلیت مروجہ پرائمری کا امتحان ہے جس کے لئے جو قومی جماعت کا امتحان پاس کر لیا ہو۔ وہ اس میں داخل ہو سکتا ہے۔ جن سب نے اس سے کوئی اعلیٰ امتحان پاس کیا ہو۔ مثلاً ڈریسنگ ٹیچنگ یا انٹرنشپ وہ بھی داخل ہونے کے لئے بھیجے جاسکتے ہیں۔ ان کے لئے ان کی قابلیت کے مطابق پڑھائی کا خاص انتظام کر دیا جاتا ہے۔

مدرسہ احمدیہ میں بعض ایسی خصوصیات ہیں۔ جو دوسرے مدارس میں نہیں پائی جاتیں۔ ان میں سے چند ایک اجاب کی توجہ کے لئے ذیل میں حوالہ دیا جاتا ہے۔

(۱) مدرسہ احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار اور حضور کے مشا اور ارشاد کے ماتحت قائم کردہ ایک درسگاہ ہے۔

(۲) اس کی اہمیت اور ضرورت کا اندازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس فقرہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ

”مدرسہ ہنساری علی جدوجہد کا نقطہ مرکزی ہے۔ اور صرف اس کا کامیابی پر اس امر کا فیصلہ نہیں ہے۔ کہ آئندہ سلسلے کی تبلیغ جاری رکھی جاسکے گی یا نہیں۔“

(۳) یہ مدرسہ جماعت کے ان بہتم باانشان کاموں میں سے ایک ہے۔ کہ جن سے اس وقت زمانہ کے اہم انقلابات کا پتہ چل سکتا ہے۔ اور ان کے مفید نتائج سے استفادہ اور ان کے مفید نتائج کا دفعہ ممکن ہے۔

(۴) مسلمانوں کا سب سے بڑا مقصد حفاظت و اشاعت اسلام ہے۔ صرف یہی مدرسہ اس مقصد کے حصول کا بہترین طریق بتاتا۔ اور اسلام کی خدمت کے لئے ایسے اقدام طیار کرتا ہے۔ جو اس زمانہ کے عمل ضروری ہتھیاروں کے سلسلے ہو کر ہر قسم کے حلوں کے دفعہ کی قابلیت رکھتے ہوں۔

(۵) جس بات کو ہم دل سے اور صدق کے ساتھ حق سمجھتے ہیں۔ یہ مدرسہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ اس کو کس طرح اپنے اپنے جلس کے روبرو تہذیب اعتماد اور متانت سے پیش کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ جو چیز ہمارے لئے مفید ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ وہ دوسروں کے لئے بھی مفید نہ ہو۔ اور اس کی بھی کوئی وجہ نہیں کہ اس کے فائدہ کا علم ہو جانے پر لوگ اس سے مستفید ہونے کے لئے شوق سے قدم نہ اٹھائیں۔

(۶) صرف یہی وہ مدرسہ ہے۔ جس میں علاوہ دینی اور مذہبی علوم کے تمام ان فاضل علموں کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ جو دوسرے سکولوں میں پڑھائے جاتے ہیں۔ مثلاً قرآن کریم اور حدیث شریف کے علاوہ انگریزی، عربی، اردو، فارسی، حساب، جیومیٹری، جغرافیہ، سائنس، تاریخ، الجبر وغیرہ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے جس کا ادنیٰ فائدہ یہ ہے کہ اگر کوئی لڑکا کسی وقت سکول تبدیل کرنا چاہے۔ یا مدرسہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد کوئی امتحان یونیورسٹی کا دینا چاہے۔ تو نہایت آسانی سے وہ ایسا کر سکتا ہے۔ پس علاوہ مذہبی تعلیم کے کمالیہ کے ہر فن اور قانون قدرت کے مسائل کی طرف بھی یہ مدرسہ توجہ دیتا ہے۔

(۷) اس مدرسہ میں موجودہ فلسفہ الہیات کے ساتھ علم کلام و مناظرہ بھی سکھایا جاتا ہے۔

(۸) وحدانیت۔ رسالت۔ معاشرت اخلاق اور تہذیب وغیرہ کے ہر قسم کے مسائل بھی یہ مدرسہ پورے طور پر سمجھتا ہے اور ان مسائل کو آسان اور شگفتہ الفاظ میں دوسروں کو سمجھانے کی محنت طلبا سے کرتا ہے۔

(۹) طریقہ تعلیم ایسا اچھا اور سادہ ہے ایسا کام لیا جاتا ہے کہ غمبے غمی اور کمزور سے کمزور طلباء بھی اس مدرسہ میں آکر نسبتاً بہت فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(۱۰) صرف یہی وہ مدرسہ ہے۔ جو پنجاب یونیورسٹی کی مولوی فاضل کلاس میں شمولیت کے لئے ایک سیریز کا کام دیتا اور اسی طرح پڑھو یا علاوہ عربی کے اعلیٰ امتحان کے انگریزی کے تمام اعلیٰ امتحانات مثلاً بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس کرنے کے لئے بھی ایک نہایت ہی سہل الحصول اور قریب ترین راستہ پیش کرتا ہے۔

نال مدرسہ ہذا کے فارغ التحصیل طلباء مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے پر نہ صرف دینی خدمات کے قابل ہو سکتے ہیں۔ بلکہ وہ سرکاری مدارس میں بھی ڈاکوڑ چاہیں تو سوز و ملازمتیں حاصل کر سکتے ہیں۔

(۱۱) ان تمام خوبیوں کے علاوہ ایک بڑی بات یہ بھی ہے کہ اس مدرسہ میں کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ اور اس زمانہ میں جبکہ روپیہ بڑی مشقت سے دستیاب ہوتا ہے۔ اور مالی مشکلات

عام طور پر ہر شعبہ زندگی میں پائی جاتی ہیں۔ مدت خیم ایک غنیمت ہے۔

غرض ایسے مدرسہ میں جس کی ضرورت اور فائدہ میں کوئی حکام نہیں ہو سکتا جس کو ”مشرک“ اور ”غلیظ الصلوٰۃ والسلام“ نے گویا خود قائم فرمایا۔ اور یہی ضرورت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہ اللہ بنصرہ العزیز نہایت بزرگ الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔ اس میں کسی ددست کا اپنے بچوں کو حصول تعلیم کے لئے بھیجے میں تامل فرماتا نہایت حیرت انگیز و تعجب خیز ہو گا۔

لہذا مجھے یقین ہے کہ یہ معلوم ہو جانے پر کہ مدرسہ کیا کر رہا ہے۔ اور کس طرح ہر قسم کی خدمات سر انجام دینے میں مصروف ہے۔ آپ کے پاک دل میں ضرور یہ خواہش پیدا ہوگی کہ جہاں تک ہو سکے جلد سے جلد اپنے محنت جگہ کو یہاں بھیجا دیں۔ تعلیمات کے بعد مدرسہ ۱۱۔ اپریل ۱۹۵۶ء کو کھلیگا۔ اور اسی تاریخ سے مدرسہ میں داخلہ شروع ہو جائے گا۔

فاکسارہ عبد الرحمن مصری۔ بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ ہذا

چودہری عبداللہ خالصا

چودہری عبداللہ خان صاحب مرحوم سکندھاریاں ضلع گجرات پیدا ہوئے تھے۔ عمر کی ترقی کے ساتھ ساتھ اخلاص میں ترقی کرتا گیا۔ ان تک کہ احمدیت کا عاشق صادق بن گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہر ایک ارشاد اور تحریک چندہ کی بڑھ چڑھ کر تعمیل کیا کرتا۔ نماز کا پابند تھا۔ بیماری کے ایام میں بھی باقاعدہ نماز پڑھتا رہا۔ جس دن وفات پائی اس دن پہلے نماز صبح ادا کی اور قریباً دو گھنٹہ بعد وفات پائی۔

مرحوم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ فرصت کے وقت باہر دیا تھیں میں چلا جاتا اور تبلیغ کا حق ادا کیا کرتا۔ مرحوم کو غم سے وصیت کرنے کی خواہش تھی۔ مگر چونکہ زمین وغیرہ جائیداد نہ تھی۔ اس لئے وصیت کرنے میں مشکلات تھیں۔ آخر دونوں لہجوں نے وصیت کرنے میں وصیت کی۔ مرحوم کو صل کی بیماری ہو گئی۔ دوران بیماری میں مرحوم نے بار بار ایسی تاکید کرتا۔ میرا جنازہ ضرور قادیان میں پہنچائیں ضرور ساتھ جائیں۔ اور جس طرح ہو سکے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہ اللہ تعالیٰ سے میرا جنازہ پڑھانے کی کوشش کریں۔

سورجھوم ۲۸ جنوری ۱۹۵۶ء بروز جمعرات بعد نماز صبح ۲۳ سال کی عمر میں اپنے مالک تعالیٰ سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے بھائی چودہری فضل الہی صاحب کو مرحوم کی وصیت کے مطابق اس بات کی ترپ تھی۔ کہ جس طرح ہو سکے لاشنگا دیان پہنچائی جائے۔ آخر جو سو کے قریب روپیہ کے

انصارِ افضل فی دین دارالامان مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۵۶ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف مقامات کے جلسے مناظر

گوٹکی میں غیر احمدی مولوی مناظرہ فرما

گوٹکی جلسہ گجرات میں غیر احمدیوں نے احمدیوں کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ لیکن ۱۹ مارچ کو جب ہمارے مبلغ وہاں پہنچے تو غیر احمدی مولوی اپنے ہم خیال لوگوں کو دھوکہ دیکر چلا گیا۔ لوگوں نے اس کی بہت تلاش کی۔ لیکن ملا آخر جلسہ کر کے اعتراضات کے جوابات مولوی محمد نذیر صاحب ملتان نے دیتے۔ پھر ۲۱ مارچ کو بھی جلسہ ہوا۔ جس میں مسند ختم نبوت اور صداقت سیح موجود پر مولوی صاحب نے ڈلیکچر دیئے۔

روپڑ ضلع انبالہ میں مناظرہ

اطلاع دیجئے کہ ۲۱ مارچ ۱۹۳۲ء کو روپڑ ضلع انبالہ میں غیر احمدیوں اور احمدیوں کے درمیان مناظرہ ہوا چونکہ اس مناظرہ کی شہرت بہت ہو چکی تھی۔ اس لئے اردگرد کے اصناف لکھنؤ انبالہ اور ریاست پٹیالہ کے چائز اور کی تعداد میں سامعین جمع ہو گئے۔ اردگرد کے احمدی اصحاب بھی ساڑھے چار سو کے قریب آگے پہلا مناظرہ وفات سیح ناصر پر اور دوسرا مناظرہ صداقت سیح موجود پر ہوا۔ غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور مولوی احمد الدین صاحب مناظر تھے احمدی جماعت کی طرف سے مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل۔ اور ملک عبد الرحمن صاحب خاندانی۔ اسے گجراتی تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مناظرہ بہت کامیاب ہوا۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی صرف ایک دن مناظرہ کر کے چھٹے گئے اور مولوی احمد الدین صاحب بھی احمدی مناظر کے ذریعہ دست بردار ہوئے۔ جو صداقت سیح موجود پر تھے۔ تردید نہ کر سکا۔ ایک شخص نے اس وقت بیعت کا اعلان کیا۔

بعض غیر احمدی محزنین نے خواہش کی ہے۔ کہ ایک احمدی مبلغ کچھ عرصے کے لئے روپڑ مقرب کیا جائے تاکہ ہم پوری مصلوبات حاصل کر سکیں۔ چنانچہ اس عرض کو پورا کرنے کے لئے مولوی محمد سلیم صاحب بھیجے گئے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا ٹھکانہ گڑھ اور انبالہ ماچھی واڑہ کے تمام عہدیداران جنہوں نے اس مناظرہ کی کامیابی کے لئے ہر ذور جہد کی ہے۔ ان اصحاب کا حکو یہ ادا کیا جاتا ہے۔

پٹنہ بھینیاں صلح گوجرانوالہ میں

۲۲، ۲۳ مارچ ۱۹۳۲ء پٹنہ بھینیاں صلح گوجرانوالہ میں تیسری جلسہ ہوا۔ مولوی عبدالغفور صاحب۔ مولوی علی محمد صاحب۔ اجیری اور ہاشم محمد صاحب نے وفات سیح صداقت سیح موجود اور صداقت اسلام پر ۲۰ لیکچر دیئے۔ سامعین کی تعداد ۸۰۰ کے قریب ہوتی رہی جو ہر مذہب کے لوگ تھے۔ اختتام جلسہ پر دو افراد داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ میاں محمد احمد صاحب نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے بہت جہد و جدوجہد کی۔ ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

کالاجراں ضلع جہلم میں جلسہ

جماعت احمدیہ کالاجراں کا ۲۰-۲۱ مارچ ۱۹۳۲ء میں جلسہ ہوا۔ مولوی ظفر محمد صاحب اور مولوی عبدالغفور صاحب نیز ماسٹر محمد اہم صاحب نے وفات سیح، صداقت اسلام، اتحاد بین المسلمین، صداقت سیح موجود پر ۱۰ سادہ کار نامہ پیش کیا۔ جماعت احمدیہ اور ختم نبوت پر دلچسپ اور عام فہم پیرایہ میں لیکچر دیئے۔ محکم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کالاجراں اور دوسرے اصحاب جماعت کی سعی قابل شکر ہے۔

یہ دباغ صوبہ ہند میں کامیاب مناظر

مکرمی بابا محمد حسین خان صاحب کوٹلی تبلیغ انصاری اللہ سکھر سے حسب ذیل اطلاع دیتے ہیں
۲۶، ۲۷ مارچ ۱۹۳۲ء کو یہ دباغ متصل کمال ڈیرہ صوبہ ہند میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان ایک مناظرہ ہوا۔ غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب کوٹلی تارٹ گوجرانوالہ مناظر تھے۔ اور احمدیوں کی طرف سے شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل۔ پہلا مناظرہ وفات سیح پر لگاتار تین گھنٹہ ہوا۔ احمدی مناظر نے قرآن مجید اور احادیث اور اقوال پر مغان سے ذبردست دلائل دیئے۔ دوسرا مناظرہ صداقت سیح موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہوا۔ احمدیوں کی طرف سے مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل مناظر تھے۔ مولوی صاحب نے خوبی اور عمدگی سے مناظرہ کیا۔

مناظرہ کے بعد ایک شخص داخل سلسلہ احمدیہ ہوا۔ نیز کمال ڈیرہ کے رئیس اللہ دساہا سرائی صاحب اور ایک اور محزون دوست نے قادیان آ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایۃ اللہ نبیہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ ماسٹر محمد پرل صاحب نے تمام احمدی جہادوں کو ہر طرح کا آرام پہنچایا۔ اور رئیس علاقہ سے

اسن قائم رکھا۔ میں ہر دو اصحاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔
(ناظر دعوت و تبلیغ سلسلہ احمدیہ قادیان)

اصحاب صلح ملتان کی تبلیغی کانفرنس

گزشتہ ماہ میں یہ کانفرنس ملتان میں منعقد ہوئی۔ جسکی روئیداد حسب ذیل ہے: شیخ فضل الرحمن صاحب نائب ہمسہم تبلیغ (۲) سید محمود احمد شاہ صاحب انسپکٹر تحصیل فانیوال (۱۲) شیخ محمد علی صاحب انسپکٹر تحصیل شجاع آباد (۱۵) خواجہ عبدالرحمن صاحب انسپکٹر تحصیل ملتان (۱۵) میاں عبد الخالق صاحب یوٹری تبلیغ قائم مقام انسپکٹر تحصیل بوجرا (۶) چوہدری فتح محمد صاحب یوٹری حسن پور قائم مقام انسپکٹر تبلیغ تحصیل کیر والا۔ اور کئی علاوہ ہمسہم اصحاب ملتان بھی شریک ہوئے۔

قرار پایا۔ کہ ماہوار تبلیغی ٹریکٹ ملتان سے شائع کئے جائیں اور بھد رسیدی انسپکٹر ان تبلیغ کو بھیجے جایا کریں۔ جو علاوہ عام تقسیم کے اپنی تحصیل کے سو غیر احمدی محزنین کی فہرست تیار کرنے کے بعد ماہوار ہر ایک شخص کو ایک ٹریکٹ تواتر بھیجا کریں۔ (ب) ہر ماہ ایک ہزار ٹریکٹ شائع کیا جائے (ج) ہر ایک پیر ماہوار ہر انسپکٹر تحصیل ٹریکٹ فنڈ میں ارسال کیا کرے۔ اس کے علاوہ جو انسپکٹر ان تبلیغ زیادہ تعداد لینا چاہیں وہ اطلاع دیکر زیادہ ٹریکٹ لے سکتے ہیں۔

(۲) قرار پایا۔ ہر اس سبتی میں جہاں احمدی رہتے ہیں جلسہ کیا جائے (الفت) اس کے لئے مرکز سے دو مبلغ ڈواہ کے لئے حاصل کئے جائیں ان کی مرکز سے منظوری آنے پر تمام تحصیلوں میں ڈواہ کو تقسیم کر کے ہر جلسوں کی تاریخوں کا اعلان کیا جائے۔ اور انسپکٹر صاحبان تبلیغ ان جلسوں کے کہ اسنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ (ب) ہر تحصیل والے انصاری اللہ کے وفد کو لیکر کم از کم اس سال میں ایسی بیعتیوں میں تبلیغ کریں۔ اور تبلیغ بھی ایسی کہ اس سبتی کے ہر فرد کو احدیت کا پیغام پہنچ جائے۔ (۲) پارٹی انصاری اللہ کی ایک ایسا جھنڈا اپنے ساتھ لے جایا کرے۔ جو شہتار کا کام دے۔

(۳) ہر احمدی اپنے درجہ کے کم از کم ایک شخص کو تبلیغ کرے۔ جسکا ذکر کوٹلی تبلیغ کو اپنی رپورٹ میں کرنا ہوگا۔
(۴) رپورٹ میں سیکرٹری تبلیغ کی طرف سے ہر ماہ کی پانچ تاریخ انسپکٹر تبلیغ کو بھیج جایا کریں۔ اور انسپکٹر تبلیغ نائب ہمسہم نکات میں تاریخ نکال دیا کریں۔
(۵) آٹھ آنے ماہوار خرچ ڈاک دفتر نائب ہمسہم تبلیغ کے لئے انسپکٹر صاحبان ارسال کیا کریں۔
(۶) خاص ملتان میں ایک عظیم الشان جلسہ کیا جائے۔ اور انسپکٹر تبلیغ اپنی تحصیل میں قریب کر کے تباہیں۔ کہ ان کی تحصیل اس جلسہ میں کس قدر مدد دے سکتی ہے۔
(۷) ناظر دعوت و تبلیغ کی خدمت میں درخواست کی جائے کہ تبلیغی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایۃ اللہ نبیہ العزیز

بہت سے اخبارات کی ایازت حاصل کریں۔ اور تبلیغ ملتان سے جو ہر کوٹلی پہنچے۔ ان کے ہر شخص کو ایک ٹریکٹ بھیج دیا جائے۔

اٹاروں کے مسموم تاثرات سے بچنے کی ضرورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخزن صاحب سیاست (۵ اپریل) لکھتا ہے۔
 اسلامیان ہند کے حالیہ سیاسی اضطراب میں کئی ایک شکم پرور ملت فروش افراد نے جن کو کانگریس کے دامن سے وابستہ ہے، کل علم کی لذتوں کا چٹھا دا بھولنا نہ تھا۔ اور اب انہیں اس دشمن اسلام جماعت کی ذلہ رہائی کا بھی موقع نہ رہا تھا۔ بلکہ ایک جامعہ جمعیت کے نام سے بنائی۔ اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کیلئے رضا کار طلب کیے۔ سرفروشان اسلام جو تو درجوں آئے۔ لیکن بائیسوں کی جماعت نے جو دراصل جماعت احرار نہیں۔ بلکہ جماعت اشرار ہے۔ ان کو دھوکہ دیکر محض اپنے دوزخ کا ایسا جن فرام کرنے کے لئے ہر مرتبہ بے عمل ہنگامہ آرائی پر ابھارا اور مسلمانوں سے "جہاد حیرت" کے لئے دھڑا دھڑا روپیہ وصول کیا۔ مغلوبہ کالج کے معاملہ میں ان نفلہ زام دروان کانگریس نے مسلمانوں کے مفاد کا خون کر دیا۔ مظلومین کشمیر کے نام سے ان کو باطنوں نے مسلمانوں سے سات لاکھ روپیہ ہتیا لیا۔ بے سود جتنے بیج کر اسلامیان کشمیر اور مسلم رضا کاروں کو مبتلائے آلام و مصائب بے اندازہ کیا۔ مظلومین خطہ کو جب بھر بھی مدد نہ دی۔ اور اپنی نام نہاد جہاد حیرت کشمیر میں لبرڈلتا درسوالی ناکام رہے۔ چاہئے۔ تو یہ تھا کہ یہ لوگ اب بھی اپنی زبوں کاری اور زر پرستی سے باز آتے لیکن ہوس زر نے ان لوگوں کے دیدہ شرم دیا کہ چندھیا دیا ہے وہ نہیں دیکھ سکتے۔ کہ ان کی ذلت درسوالی مشہور عام ہوتی چلی جا رہی ہے۔ انہیں اب بھی حرام کا چٹھا فریب کاری پر ابھار رہا ہے چنانچہ اس وقت انہوں نے کانگریس کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے اس کے پروگرام کی تکمیل کی کوشش کا آغاز کیا۔ لیکن اس میں سخت ذلت درسوالی کا سامنا کرنا پڑا۔ پکننگا نہ چل سکا۔ پھر اسی جامعہ نے کانگریس کو خوشحال کرنے کے لئے آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اجلاس منعقدہ لاہور میں محفل کو درہم برہم کرنا چاہا۔ معزز مہمانوں کو ذلیل کرنے کی کوشش کی۔ اور اسلامیان لاہور کو جو بحیثیت میزبان تھے اپنی طاعفونی حرکات سے رسوا کیا۔ جیسر بالآخر پٹ کر بھاگ گئے۔ آج کل اسی جامعہ نے کانگریس کی ایک اور زرخیز نام نہاد مسلم جماعت شان مسلمین سے اتحاد عمل کیا ہے۔ مسلمانوں کو بڑی جدوجہد و کوشش سے ہیکار رہے ہیں۔ اور سرگدگان اشرار فریوں سے چندہ وصول کر کے اڑھائی سو روپیہ ہاوار بطور اقل "ذلیغہ" کر عیش اڑا رہے ہیں۔ یہ ہے مسلمانوں کی خدمت اور اس خود ساختہ جمعیت "احرار" کی کرتوت۔ مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ اس طاعون کے جو اسلامیان ہند کے جس وقت میں

مزدار ہو چکی ہے۔ مسموم تاثرات سے بچیں اور اس کے ہاکت آفرین جراثیم کو فنا کرنے کے لئے انتہائی کوشش عمل میں لائیں۔ تاکہ باجرت حیات قومی ممکن ہو سکے۔
 قدرت کو منظور تھا۔ کہ واقعات کی روشنی میں ان افراد "اھرا" کی زبوں کاری اور ہوس پرستی کا پردہ چاک کرے چنانچہ اس وقت مسلم مظلومین کشمیر ناقابل برداشت قانونی تشدد کے باعث برطانی علاقہ میں گروہ درگروہ ہجرت کر کے آرہے ہیں۔ دنیا بھر کی بے انتہا مغلس اور مقہور ترین قوم کا جن کا برائے نام متاع زندگی بہت کچھ تو نائیرہ فساد نے اور رمل سہا ہندو ریاست و ہندو کار پر ماڈان حکومت کی آتش انتقام نے جلا کر خاک سیاہ کر دیا ہو۔ ان پر وحشیانہ تشدد ہو چکا ہو۔ اور اب انہیں قانونی طریق پر فنا کیا جا رہا ہو کہ حسرت و حرام نصیبی کی مجسم تصویر بنے ہوئے وارد ہونا مسلمانوں کے کیلئے شق کر رہا ہے۔ اس وقت خاناں بربادان علاقہ میر پور تین چار ہزار کی تعداد میں وارد جہلم میں۔ اس وقت ہر کلمہ کو کافر بن رہا ہے۔ کہ نہ صرف گرفتاران بلا کی مدد کرے۔ بلکہ کوشش کرے۔ کہ ہزاروں کی تعداد انڈیا کشمیر میں جو اسلامیان خطہ ایسی ہی حشر آسا مصائب کا شکار ہیں۔ مال قانونی اور دیگر قسم کی مدد کا مستقل انتظام فی الفور ہو جائے۔ اور بالخصوص ان جماعتوں یا افراد کو جو اسلامیان خطہ کے نام سے زخیر وصول کر چکے ہیں۔ انہیں روپیہ بھیجے میں لکھ بھر تو قوت نہیں ہونا چاہئے تھا۔ مقام سرستہ ہے کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی اپنا فرض پورا کر رہی ہے لیکن جہاد حیرت کشمیر کے بقول اپنے "واحد علمبردار" جن کو ہندوستان بھر کے مسلمانوں کو صوبہ ہائے بے اندازہ میں گرفتار کرنا اور اسلامیان کشمیر کی ناقابل برداشت مصائب کو سچیدہ درنا محض دن ترین ذاتی اغراض کی خاطر تھا۔ اس وقت جو کچھ ان کے قعر خیانت میں غرق ہونے سے بچا ہوا ہے۔ ہیٹ کر علیحدہ ہو گئے۔ اور اب وہ کانگریس کے پروگرام کی تکمیل سے مسلمان کشمیر کو رفتہ رفتہ اس جہلم سے نجات دلانے کے جس میں ان کا اسی طرح پھنسنے رہنا ان کے من حیث القوم خفا ہو جانے پر منتج ہو گا۔ اس وقت واقعات حقیقت کی روشنی میں ان کا تاریک چہرہ جسے قومیت کی طبع تقاب سے چھپائے پھرتے تھے صاف دکھایا۔ اس لئے ہم بلا کسی پس پوشش معروضی خدمت میں۔ کہ اگر مسلمان چاہتے ہیں۔ کہ ان کی تحریکات کامیاب ہوں۔ ان میں ایک جتنی اور گناہ کاری پیدا ہو۔ اور ان کی قومی طاقت کو بغیر محسوس کریں۔ تو وقت ہے۔ کہ کوشش کریں۔ اور ان

مردم فریب تارک ایک فطرت نوری پرشوں کا قلع قمع کریں نہ صرف ان کا بلکہ ان تہم کا جو عین اس وقت جس وقت کہ کامل قومی اتحاد کی سرکہ آمار ہونے کے لئے ضرورت ہے۔ اپنی علیحدہ روش کے باعث انشاق ملت ہوتے۔ تاکہ رائے عامہ کی ایسی نغفار پیدا ہو۔ کہ حصان جیادوش کے لئے آئندہ ہر قسم شیطانی حرکات کا ارتکاب نامکن ہو جائے۔ اب وقت ہے۔ کہ جو کچھ بھی کیا جائے جمہور اسلام کی اصلاح و مشورہ سے اسبہ نہیں ہونا چاہئے۔ کہ کسی جماعت کے بلند بانگ و دعادی اور مجاہد طریق کار سے متاثر ہو کر کوئی راہ عمل اختیار کی جائے۔ زمانہ بہت ترقی کر چکا۔ سیاسیات ہندوستان اس طرح غلط لبط اور پھیرہ ہو چکیں۔ کہ کرتے و ہرتے نہیں بن پڑتی۔ اتحاد و یکجہتی اور تقسیم عمل نشار ہندوستان کی جمہور واحد طریق ترقی ہے۔ آج اگر مقابلتہ ہندوؤں کا طریقہ دیکھا جائے۔ تو ہر بائیس مسلمان عرق خجالت میں سر سے لیکر سیر تک غرق ہو جائیگا۔ اور واقعات کو چھوڑ کر اسی سلسلہ میں ان کا شانہ اور رویہ ملاحظہ ہو نام نہاد ہندو مظلومین کشمیر میں سینکڑوں روپیہ اور ہزاروں کا سامان تقسیم ہو چکا۔ تقسیم کشمیر میں کسی ہندو نے اختلاف نہیں کیا۔ ان کے لئے دھڑا دھڑا ہتھیار اور روپیہ دونوں مہور ہے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہئے۔ کہ مجلس انتظامیہ احرار سے اگر ایسی کوئی باقاعدہ مجلس ہے۔ حساب طلب کریں جو کچھ ان کے پاس ہو مظلومین کشمیر کو بھیجیں۔ نیز یہ بھی دیکھیں۔ آنا کچھ کر چکنے کے بعد نتیجہ کیا ہوا۔ مظلومین کشمیر کے کسی دکھ میں ان کی سرگرمی سے فہم بھر بھی گئی ہوئی۔ ان کو قبل از وقت مسلمانوں کے ہر مفیدہ طبقہ نے کیا۔ بڑے دور سے اس جہاد ہاند روٹی سے باز نہیں رکھا۔ کیا یہ روٹی بہت بری طرح ناکام ہو کر مات اسلامی کی رسوائی کا باعث نہیں ہوئی اور کیا اب ان کے لئے ممکن ہے۔ کہ اسی روٹی پر بھر گارن ہو سکیں ہیں امید کامل ہے۔ کہ مسلمان ہماری بجا اور بے انتہا اہم صورتات پر توجہ مبذول فرمائیں مہلک مرض کا بالضرور علاج کریں گے

جماعت احمدیہ در تبلیغ اسلام

معاشرہ ہند، ۵ اپریل (ادارہ لندنی مسلمانوں کی مذہبی تعلیمات اور علماء کی حفاظت و اشاعت اسلام کے تعلق ناقابلیت اور عدم توجہ کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔ ہمیں سے کوئی فرقہ نہیں ہے جو تبلیغ اسلام میں صلح و صلح کا نمونہ بن کر دکھائے۔ احمدی جن سے دوسرے فرقوں کو سخت عناد ہے۔ ہم سے اس معاملہ میں کئی درجے اچھے ہیں۔ آپ دیکھیں گے۔ کہ ہر ایک احمدی خاصہ تبلیغ ہوتا ہے۔ جو احمدیت اور اسلام دونوں کے فلاح و اعترافات کی ترویج کے لئے تیار رہتا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ چونکہ ان کے دو گروہ ہو چکے ہیں۔ ان کا تبلیغ اسلام کا کام مسدود ہو جاتا۔ یا باہمی تصادم سے ان کے نظام تبلیغ اسلام میں اتبری جیل جاتی اور اس طرح یہ سلسلہ خود بخود نابود ہو جاتا۔ مگر معاملہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی ممالک کی خبریں

یہ امر طے ہو گیا ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس کا سالانہ اجلاس اداخراپریل میں پنڈت مالوی کے زیر صدارت دہلی میں منعقد ہوگا۔ پنڈت جی نے ایک اعلان میں لکھا ہے کہ اگرچہ کچھ کانگریس کے بعض فیصلوں سے اختلاف رائے رہا ہے۔ تاہم میں ملک کی خدمات کے خیال سے اس ذمہ داری کو اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔

تفصیلاً دیکھ کے تصفیہ کے لئے پنڈت مالوی نے اکانی دل کے نمائندوں کو دہلی بلایا تھا جو امرت سرورسپس آگئے ہیں۔ فیصلہ کی تمام مساعی ناکام رہی ہیں۔ اکانی دل اب اس سلسلہ میں کوئی مؤثر قدم اٹھانا چاہتا ہے چنانچہ اس کی طرف سے سکون کی مختلف انجمنوں کے نمائندوں نیز سکھ ممبران اسمبلی کو دعوت دی گئی ہے۔ کہ ۱۶ اپریل کو مزید مشورہ کے لئے امرت سرور آئیں۔ اکانی دل کا مشا و ہے کہ ہندوؤں کا بائیکاٹ کیا جائے۔ پنجاب کو نزل کے سکھ ممبر ہندو ممبران اور ہندو ذریعہ سے تعاون نہ کریں نیز پنجاب کے دیہات اور قصبات میں سکھ ہندو دوکانداروں اور ساہوکاروں کا بائیکاٹ کریں۔

لالہ گوگل چند نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ نے سرٹنڈن آئی۔ سی۔ ایس کو لاہور میونسپلٹی کا ایگزیکٹو انسٹرمنٹ کیا تھا اور میاں امین الدین کو امرت سرور کا۔ لیکن دونوں نے سرکاری ملازمت چھوڑ کر امرت سرور میں پڑنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس وجہ سے وزیر موصوف لاہور میونسپلٹی کو خود ہی ایگزیکٹو انسٹریکٹ کیا گیا اور موقع دیا ہے۔

۱۵ اپریل کو فرسٹ لیکچر نے لاہور میں اپنا کام ختم کر دیا۔ اور شام کو تینا درجی گئی۔ جہاں ۱۹ اپریل تک کام کرے گی اور اس کے بعد شملہ جائیگی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ۳۰ کو انگلستان روانہ ہو جائیگی۔

پچھلے دنوں دھلی کے معززین کی طرف سے مہاراجہ کشمیر کو جو دعوت دی گئی تھی اس کے درمیان میں مسلم علماء کے نام بھی تھے۔ اب خواجہ حسن نظامی صاحب۔ حکیم جمیل خان صاحب ملا واحدی صاحب اور حافظ محمد صدیق صاحب وغیرہ نے اعلان کیا ہے کہ ان کے نام خواہ مخواہ درج کر دئے گئے ہیں۔ بلکہ بعض کے نام تو ان کے انکار کے باوجود کھدئے گئے۔

۱۵ اپریل کی خبر ہے کہ علاقہ بوردہ کے تیرہکانوں

کی اراضیات حکومت نے عدم ادائیگی لگان کی بنا پر ضبط کر لی ہیں فرسٹ لیکچر کے رکن مسٹر لڑنے جو پارلیمنٹ کی لیبر پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ۵ اپریل کو ریلوے ورکس شاپ پنجپور کے ہندو ہزار مزدوروں کے سامنے تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ وہ وقت دور نہیں جب ہندوستان میں مزدوروں کی حکومت ہوگی آپ کو چاہیے کہ ٹریڈ یونین لائون پر اپنے آپ کو منظم کریں۔ میں پارلیمنٹ میں آپ لوگوں کی بہتری اور بہبودی کے لئے مسرتور کو شش کروں گا۔ اس کے بعد آپ نے مزدوروں کا فوٹو لیا۔ تاہم پانڈت کے مزدوروں کو دکھا سکیں۔

پشاور سے ۵ اپریل کی خبر ہے کہ اضلاع ہزارہ اور ڈیرہ اسماعیل خاں سے سرحدی جرائم کے قوانین کو عارضی طور پر واپس لے لیا گیا ہے۔

پشاور سے ۲ اپریل کا ایک سرکاری اعلان نکلا ہے کہ چونکہ انوائس پیبل رہی تھیں۔ کہ بعض امیدواران انتخابات کی سرکاری طور پر انداد کی جارہی ہے اس لئے چیف کسٹرنے تمام سرکاری حکام کو یہادیت کی ہے کہ اس قسم کی تمام سرگرمیوں سے احتراز کریں حتی کہ جو سرکاری افسر خدمت پر تھے۔ انہیں واپس بلا لیا گیا ہے اور انتخابات ختم ہونے سے قبل کسی افسر کو خدمت نہ دی جائے۔

۱۴ اپریل کو کنستو پولیس نے ایک مکان پر چھاپہ مارا جس میں بد معاش چوری کی واردات کے لئے جمع ہو رہے تھے۔ پولیس کے پونچھے ہی انہوں نے فائر شروع کر دئے۔ پولیس نے بھی گولی چلائی۔ لیکن کوئی نقصان جان نہیں ہوا۔ دودھ معاش پکڑے گئے۔ باقی فرار ہو گئے۔

ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب لاہور کی جو معترب پشٹن پر ملازمت سے ریٹائر ہونے والے ہیں نے راولپنڈی سے تیس سبیل مری روڈ پر ایک پرفنا جگہ خرید کر مریضان دق دسل کے لئے ایک سنی ٹوریم تعمیر کیا ہے۔ جس میں داخلہ کے لئے تعصیلات پر پشٹن صاحب نیشنل ٹوریم۔ سائی۔ کوہ مری سے حاصل کی جا سکتی ہیں لندن کی ایک خبر ہے کہ قدامت پسند پارٹی سے تعلق رکھنے والے ایک قابل ترین ممبر پارلیمنٹ نے ۴ اپریل کو اپنے مکان پر ہندو دق سے خودکشی کرنی۔ ان کے والد کا بیان ہے کہ متونی سیاسی قانونی اور ادبی سرگرمیوں کے باعث کچھ عرصہ سے بے خوابی کے مارنہ میں مبتلا تھا۔ اور یہی اس کی خودکشی کا باعث ہے۔

۱۴ اپریل کو ۱۴ اپریل کی خبر ہے کہ بہودیوں اور عربوں میں پیرچھش رہتا ہونے کا امکان ہے۔ دونوں طرف سے دشمنانہ جرائم سرزد ہو رہے ہیں۔ ایک یودی اور ایک عرب کی نعشیں دستیاب ہوئی ہیں۔

پشاور سے ۵ اپریل کی خبر ہے کہ ایک مسلمان ایکڑ مدارس

کے سرش ریلوے لائن کے قریب پڑی ہوئی تھی۔ جو تین دن سے لاپتہ تھے۔ موت کا باعث تھا حال پر دہا راز میں ہے۔

خان عبدالغفار خاں کا مکان جلانے کی غلط خبر اخبارات کو ارسال کرنے کے الزام میں ایڈیٹر فری پریس پر جو مقدمہ چل رہا ہے۔ اس میں ۱۵ اپریل کو اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فرد جرم عائد کر دی۔

۵ اپریل کو بڑوہ کی جنگل میں ہولناک آتش زدگی کی واردات ہوئی۔ جس سے ۵۰ ہزار کی روٹی کے علاوہ چھ اشخاص ہل گئے۔ اور چھ سو ت مجروح ہوئے۔

حاجی ترنگ زئی کی خبر غلطہ دیر میں جو شورش پیدا ہوئی تھی۔ نواب دیر نے اعلان کیا ہے کہ اسے کاٹا فرو کر دیا گیا امریکہ کے ایک سائنس دان نے ایک ایسا ایسا دیکھا ہے۔ جس سے آگ لگانے والی کیمیائی اشیا اور زرہری گیسیں ریڈیو کے ذریعہ پھینک کر ایک ہزار میل کے فاصلہ تک ہر چیز کو چیم زدن میں برباد کیا جا سکتا ہے۔ یورپ کی بغاوت قیام اس کے لئے کوششوں کے ساتھ اس قسم کی ایجادیں تعجب انگیز ضرور ہیں۔

کانگریس کا اجلاس منعقد کرنے کے لئے جنرل سکریٹری نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی سے پٹال کے لئے جگہ طلب کی تھی جس نے معاملہ حکومت سے پاس ہو گیا۔ اس نے فیصلہ کیا ہے کہ چونکہ کانگریس سول نافرمانی کر رہی ہے۔ اس لئے اس کے سالانہ اجلاس کے انعقاد کی اجازت بھی حکومت نہیں دے سکتی لہذا اگلے سال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ریاست بھوپال میں بنگال آرڈی منس کی نوعیت کے آرڈی منس کے نفاذ کی خبر ہندوؤں کی طرف سے کئی روز ہوئے شائع کی جا چکی ہے۔ جس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ بالکل غلط ہر طرف منابطہ فوجداری میں ایک مہموئی سی ترمیم کی گئی ہے جس کے روئے مجسٹریٹوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ باغیانہ اتہارات کو دوران اشاعت میں ہی ضبط کر کے ہمیں۔

دہلی سے ۵ اپریل کی ایک خبر ہے کہ ملک معلم کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک لارڈ لوٹھین انڈیا ان واپس آکر ہندوستانی حالات کے متعلق اپنی رائے کا اظہار نہیں کرتے۔ اور یہ اطلاع نہیں کرتے کہ اگر برطانیہ نے فرقہ واریت سے کیا۔ تو مختلف جماعتوں اور ملک کی عام حالت پر اس کا کیا اثر پڑے گا۔ اس وقت تک فرقہ واریت کے متعلق فیصلہ کا اعلان نہیں کیا جائیگا۔

پنکو راسے ایک اطلاع ہے کہ ایک ہر کارہ ڈاک کے پھیلے سے کہ جس میں کافی روپیہ تھا۔ جا رہا تھا۔ کہ ایک جھگی راستہ میں قتل کر دیا گیا۔ اور حملہ آور تمام روپیہ لے کر بھاگ گئے۔